

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
(ارشاد نبوی)

عقیدہ ختم نبوت

دور

فتنہ قادیانیت

مُرتَبَّہ
محمد عثمانی الوری

ناشر

مکتبہ مدنیہ، بادشاہی روڈ، مسجد اقصیٰ کراچی ۵۲

ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ جامع مسجد علامہ

بنوری ٹاؤن کراچی ۵

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هـ (ارشاد نبوی)

عَقِيدَةُ خَتَمِ نُبُوَّةٍ

اور

فِتْنَةُ قَادِيَانِيَّةٍ

مُرتبہ

محمد عثمان الوری

ناشر

مکتبہ مدنیہ بادشاہی روڈ مسجد اقصی کراچی ۵۳

ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ جامع مسجد علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

ہم ۸۱۵۰

مطبوعہ المخزن پرنٹرز

شہیدانِ ختمِ نبوتؐ سا پہاڑ

بزربانِ شورشِ کاشمیریؑ

قادیوں کے زلخواروں کو نیلا جانے گا
غیتِ اسلام کا دُعا بکھلا جانے گا
صدمتِ حالات کے ویرانہ آثار ہیں
دبدبہ و سازِ دقِ غم کا بھلا جانے گا
کٹ مروں گا غولہ کوئین کے، کس پر
سر کوئی شے ہی نہیں یہ بھی کٹا جانے گا
جاننا ہوں الہِ ربوہ کے سب سے بچہ غم
کافرانِ دینِ قہم کو جھکا جانے گا
گر نعمت ہے نعرۂ تکبیر ہر میلان میں
ایرشیایں بس کی ہیبت کو بھلا جانے گا
مسندِ میرِ ائم کے وارثوں کو بے غل
کھینچ کر اسلام کی جو کٹ پہ لایا جانے گا
عمر کوئین میں غمتِ دل ز شہرِ اکرام
استقامت کے حرمین کو مٹا جانے گا
دار کے تختہ پہ کھنچا دو کہ میں ڈنڈا نہیں
جھنگ کے پہلو سے ربوہ کو اٹھا جانے گا
قادیانی ارضِ پاک میں یا معصوب؟
راز کیا ہے ایک دُنیا کو بتایا جانے گا
سر زمینِ پاک میں سرمایہ داری کا جود
اب شانِ ہی پڑا ہے ترشا جانے گا

طاہر احمد چیز کیا ہے کلچر کی گنجی کا بخش

ارتداد اس کی زمانہ کو دکھایا جانے گا

افتتاحیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل فرما کر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اسی طرح آپ کی ذات اقدس پر ختم نبوت کو ختم فرما کر خاتم النبیین کا خصوصی اعزاز عطا فرمایا ہے۔ اسی لئے یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ نہ آئندہ کوئی نیا دین ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی نیا نبی۔ لہذا ملت اسلامیہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ دین اسلام ہی اللہ تعالیٰ کا آخری پسندیدہ دین ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ چونکہ دونوں باتیں لازم و ملزوم ہیں اس لئے اب آئندہ دنیا میں اور ہوگا اور نیا نبی مرتد کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں پہلا اجماع منکرین ختم نبوت کے خاتمے کے لئے ہوا۔ آج جو وہ صدیاں گزر چکیں کئی مسلمانوں کے علاوہ جو تمام اہل مذاہب بھی کسی نبی کی آمد کو تسلیم نہیں کرتے وہ بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آخری نبی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ قرآن و سنت اور اجماع امت میں ہمیشہ متفق علیہ رہا ہے۔ مگر ہندوستان میں انگریزی سامراج نے مسلمانوں میں فتنہ اور فساد پیدا کرنے اور اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے قادیان پنجاب سے مرزا غلام قادیان شخص کو استعمال کر کے اس خود کاشتہ نبی سے خود ساختہ مرزائی مذہب ایجاد کر لیا جس کے بتدبیر کئی دعوے عجیب و غریب قسم کے کئے اور لوگوں کو اپنی جعلی نبوت کی جانب متوجہ کر جس سے صرف چند گمراہ ذہن سادہ لوح دیہاتی اور چند سازشی لوگ یا انگریزی سرکار کے گمراہ تھے ہی اس کے حلقے میں شامل ہو سکے۔ ہندو پاک کے صدارے اس کامیاب اور تعاقب کیا اور اس کی جعلی، فتنہ ریزی، طوط سے لوگوں کو آتش زد کیا اور چند

سالوں میں عوام اور خواص کو ان کی حقیقت معلوم ہونے پر اسلامی اور قانونی عدالتوں میں اس کو کافر اور مرتد قرار دے دیا گیا۔ اور قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء کی اسلامی تحریکوں میں عوام نے انہیں ہر طرح مسترد کرتے ہوئے انہیں اسمبلی میں کافر قرار دلا کر وفاقی شرعی عدالت کی توثیق سے کیفر کردار تک پہنچا کر اقلیت اور عذار قرار دلا کر ہی اظہارِ اطمینان حاصل کیا۔ جب برصغیر میں یہ گروہ بے نقاب ہو گیا تو انہوں نے یورپ امریکہ افریقہ جرمنی، برطانیہ، فرانس، کنیڈا وغیرہ میں ہزار ہوں دباؤں، مظلوم بن کر سیاسی پناہ کی بھیک مانگنا شروع کر دیا اور ان کے فرار کے بعد ان کا مذہبی اور سیاسی بھدري مرزا طاہر بھی عوام کے خوف سے ملک سے فرار ہو گیا۔ اب وہاں مسلمانوں میں اور سادہ لوح لوگوں میں مرزائیت کی اشاعت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمانوں کا ایک فرقہ ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی رشتہ یا تعلق نہیں ہے جیسا کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہے۔ پیش نظر کتاب میں ان کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے۔ جس میں ان کی پوری حقیقت اور اسلام کی صداقت اور ان کی سازش و خدشات اور منافرت کو کھکی کتابوں سے پیش کیا ہے۔ انشاء اللہ یہ قبول عام ہوگی اور نافع عوام بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہیں کہ اللہ کریم ہماری اس ادنیٰ سی خدمت کو قبول فرمائیں اور تمام عبادات اور دعاؤں کو اپنے نبی کریم خاتم النبیین شفیع المذنبین کے صدقے میں قبول فرمائیں اور ہمیں تمام فتنوں، حادثوں، آفات، بلیات سے محفوظ فرمائیں، آمین۔ آخر میں اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں تعاون کرنے والے احباب کیلئے تمام تداریک، دستوں، ہزروں سے ہمتاں کرتا ہوں کہ ان کیلئے انھیں بھی دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید دین حق کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے جان و مال میں برکت فرمائے اور اپنی بارگاہ میں قبل فرمائے آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْمَسْئُوْلَةُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَ الْمَسْئُوْلَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ وَ عَلٰی
مَنْ يَّعْتَمِدُ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

اسلام کی بنیاد توحید اور آخرت کے علاوہ جس اساسی عقیدے پر ہے، وہ یہ ہے کہ، نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کے مقدس رسلے کی تکمیل ہو گئی اور آپ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا نبی نہیں بن سکتا اور نہ آپ کے بعد کسی پر وحی آ سکتی ہے اور نہ ایسا الہام جو دین میں حجت ہو۔ اسلام کا یہی عقیدہ ختم نبوت کے نام سے معروف ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بننے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کسی ادنیٰ اختلاف کے بغیر اس عقیدے کو جزو ایمان قرار دیتی آئی ہے۔ قرآن کریم کی ۱۰۰ مباہلہ بیسیوں آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث اس کی شاہد ہیں۔ یہ مسئلہ قطعی طور پر مسلم اور طے شدہ ہے اور اس موضوع پر بے شمار مفصل کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔

یہاں ان تمام آیات اور احادیث کو نقل کرنا غیر ضروری بھی ہے اور موجب تطویل بھی۔ البتہ یہاں جس چیز کی طرف بطور خاص توجہ دلانا ہے وہ یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ ختم نبوت کی سینکڑوں مرتبہ توضیح کے ساتھ یہ پیشگی خبر بھی دی تھی کہ :

لَا يَكْفُرُ الْمُسْلِمُ حَتَّى يَبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيْبًا
مِنْ ثَلَاثِيْنَ كَلْفٍ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کھیتوں کے ٹگ بھگ و بقال اور کتابچہ پڑھ نہ ہوں جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

{ صحیح بخاری صفحہ ۱۰۵۴ جلد ۲ کتاب الفتن ۱۱۰ }
{ صحیح مسلم صفحہ ۳۹۷ جلد ۲ کتاب الفتن }

تیز ارشاد فرمایا تھا کہ :

إِنَّهُ سَيَكُونُ رِجْلِي أَمْتِي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ كَلِمَةً
يَزْعَمُ أَنَّهُ شَيْءٌ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي.

{ ابوداؤد ص ۲۳۴ جلد ۲ باب الفتن }
{ ترمذی ص ۴۵ جلد ۲ ابواب الفتن }

قریب کے میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

اس حدیث میں آپؐ نے اپنے بعد پیدا ہونے والے مدعیانِ نبوت کے لئے ”وقال“ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس کے لفظی معنی ہیں: ”شدید دھوکہ بات“ اس لفظ کے ذریعہ سرکارِ بدو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری اُمت کو خبردار فرمایا ہے کہ آپؐ کے بعد جو مدعیانِ نبوت پیدا ہوں گے وہ کئے لفظوں میں اسلام سے علیحدگی کا اعلان کرنے کے بجائے دُجل و فریب سے کام لیں گے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے نبوت کا دعوے کریں گے اور اس موقع کے لیے اُمت کے مسئلہ عقائد میں ایسی کتر بیونت کی کوشش کریں گے جو بعض ناواقفوں کو جھوٹے میں ڈال سکے۔ اس دھوکے سے بچنے کے لئے اُمت کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

چنانچہ آپؐ کے ارشادِ گرامی کے مطابق تاریخ میں آپؐ کے بعد جتنے مدعیانِ نبوت پیدا ہوئے انہوں نے ہمیشہ اسی دُجل و تبلیس سے کام لیا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے

اپنے دعوائے نبوت کو چمکانے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ امت محمدیہ علی صاحبہا القسوة والسلام قرآن کریم اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس بارے میں مکمل روشنی پائی تھی، اسلئے تاریخ میں جب کبھی کسی شخص نے اس عقیدے میں رخنہ اندازی کر کے نبوت کا دعوٰی کیا تو اُسے باجماع امت ہمیشہ کافر اور دائرہِ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ قرونِ اولیٰ کے وقت سے جس کسی اسلامی حکومت یا اسلامی عدالت کے سامنے کسی تدلی نبوت کا مسئلہ پیش ہوا تو حکومت یا عدالت نے کسی اس تحقیق میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ وہ اپنی نبوت پر کیا دلائل و شواہد پیش کرتا ہے؟ اس کے بجائے صرف اُس کے دعوائے نبوت کی بنا پر اُسے کافر قرار دے کر اس کے ساتھ کافروں ہی کا معاملہ کیا۔ وہ مسیلاً کذاب ہو یا اسود غنسی یا سجاح یا طلحہ یا عارث یا دوسرے تدعیان نبوت، صحابہ کرامؓ نے ان کے کفر کا فیصلہ کرنے سے پہلے کسی یہ تحقیق نہیں فرمائی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت میں کیا تاویلات کرتے ہیں، بلکہ جب اُن کا دعوئے نبوت ثابت ثابت ہو گیا تو انہیں بالفاق کافر قرار دیا اور ان کے ساتھ کافروں ہی کا معاملہ کیا۔ اس لیے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اس قدر واضح، غیر مبہم، ناقابلِ تاویل اور اجماعی طور پر تسلیم اور طے شدہ ہے کہ اس کے خلاف ہر تاویل اُسی ذہل و فریب میں داخل ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کیا تھا۔ کیونکہ اگر اس قسم کی تاویلات کو کسی بھی درجے میں گوارا کر لیا جائے تو اس سے نہ عقیدہ توحید سلامت رہ سکتا ہے نہ عقیدہ آخرت اور نہ کوئی دوسرا بنیادی عقیدہ۔ اگر کوئی شخص عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ بتانا شروع کر دے کہ تشریعی نبوت تو ختم ہو چکی لیکن غیر تشریعی نبوت باقی ہے تو اسکی یہ بات بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ عقیدہ توحید کے مطابق بڑا خدا تو صرف ایک ہی ہے لیکن چھوٹے چھوٹے معبود اور دیوتا بہت ہو سکتے ہیں، اور وہ سب قابلِ عبادت ہیں۔ اگر اس قسم کی تاویلات کو دائرہِ اسلام میں گوارا کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسلام کا اپنا کوئی عقیدہ، کوئی فکر، کوئی حکم اور کوئی اخلاقی قدر متعین نہیں ہے بلکہ عاذا اللہ! یہ ایک ایسا ماسخ ہے

دنیا کا بدتر سے بدتر عقیدہ رکھنے والا شخص بھی اپنے اُوپر فٹ کر سکتا ہے۔ لہذا اُمتِ مسلمہ قرآن و سنت کے متواتر ارشادات کے مطابق اپنے سرکاری احکام، عدالتی فیصلوں اور اجتماعی فتاویٰ میں اسی اصول پر عمل کرتی آئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس بھی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، خواہ وہ مسیلہ کذاب کی طرح کلمہ گو ہو، اُسے اور اُس کے متبعین کو بلا تامل کافر اور فائزہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا چاہے وہ عقیدہ ختم نبوت کا کھلم کھلا منکر ہو، یا مسیلہ کی طرح یہ کہتا ہو کہ اُس کے بعد چھوٹے چھوٹے نبی آسکے ہیں یا سب آج کی طرح یہ کہتا ہو کہ مَرَدوں کی نبوت ختم ہو گئی اور عورتیں اب بھی نبی بن سکتی ہیں، یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا دعویٰ ہو کہ غیبر تشریفی نقلی اور بروزی اور اُمتی نبی ہو سکتے ہیں۔

اُمتِ مسلمہ کے اس اصول کی روشنی میں جو قرآن و سنت اور اجماع اُمت کی رُذ سے قطعی ملے شدہ اور ناقابلِ بحث و تاویل ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کے منہ رجبہ ذیل دعووں کو حلال فرمائیے۔

”وہ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“

(دافع البلاء، مطبع سوم قادیان ۱۹۴۶ء ص ۱۷)

”وہ میں رسول اور نبی ہوں، یعنی باعتبارِ ظہورِ کاملہ کے، میں وہ آئینہ

ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔“

{ نزولِ سید مہاراشیہ، مطبع اول مطبع منیار اسلام
قادیان ۱۹۰۹ء }

”وہیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ

اُس نے مجھے بھیجا ہے اور اُنہی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۶۷ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۳ء)

”وہیں جب کہ اس وقت تک ڈیرہ سوہیل گولی کے قریب خدا کی

طرف سے پاکر یہ چشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے لئے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں؟

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸ مطبوعہ قادیان ۱۹۰۱ء)

”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا منظر پیش کیا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شعیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحق ہوں، میں اسمعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں منظر اتم ہوں یعنی غلطی طور پر محمد اور احمد ہوں۔“

(حاشیہ حقیقہ علمی ص ۷۲ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۳ء)

”چند روز پہلے ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا، حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے، حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس میں سے ایسے الفاظ رسول اللہ مرسل اللہ کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صد بار، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے؟“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ اول مستفاد ۱۹۰۲ء و مطبوعہ قادیان ۱۹۳۳ء)

”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“

(انجیل بعد ۱۸۶۸ء و مندرجہ حقیقۃ النبوة مؤلفہ مرزا بشیر الدین محمود ج ۱ ص ۲۶۳ ضمیمہ)

”انبیاء اگرچہ بڑے ہند، بے من یہ عرفان نہ کتسم ز کے

(نزل المسیح ص ۱۶ طبع اول قادیان ۱۹۰۹ء)

یعنی ”انبیاء اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں مگر میں معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔“

بیرت ایک انتہائی مختصر نمونہ ہے ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اس قسم کے دعوؤں سے بھری پڑی ہیں۔

مرزا صاحب کے درجہ بدرجہ دعوے

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان مسلمانوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے ابتدائی دور کی عبارتیں پیش کرتے ہیں جن میں انہوں نے علی الاطلاق دعوئے نبوت کو کفر قرار دیا ہے لیکن خود مرزا صاحب نے واضح کر دیا ہے کہ وہ مجدد، مہمّت، مسیح موعود اور مہدی کے مراتب سے ”تمثیلی“ کہتے ہوئے درجہ بدرجہ نبوت کے منصب تک پہنچے ہیں۔ انہوں نے اپنے دعوؤں کی جو تاریخ بیان کی ہے، اُسے ہم پوری تفصیل کے ساتھ انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں تاکہ ان کی عبارت کو پورے سیاق و سباق میں دیکھ کر ان کا پورا مفہوم واضح ہو سکے۔ کسی نے مرزا صاحب سے سوال کیا تھا کہ آپ کی عبارتوں میں یہ تناقض نظر آتا ہے کہ کہیں آپ اپنے آپ کو ”غیر نبی“ لکھتے ہیں اور کہیں اپنے آپ کو ”مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر“ قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب حقیقتہً الوحی میں لکھتے ہیں :

”اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا، مگر بعد میں یہ لکھا کہ انیوالا مسیح میں ہوں، اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسولؐ نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔

اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے تو اس لیے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد دہی لکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اس کو براہین احمدیہ میں نشانہ کیا۔

لیکن بعد اس کے اس بارے میں بارش کی طرح وحی الہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو یہی ہے اور ساتھ اس کے بعد نشانِ ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشانِ میرے پر جبر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا — جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔

اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ محمد کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے؟

وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت

کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا

تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اس عقیدے پر

قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک

پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی

ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو

چکی ہیں میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں، جب تک

مجھے اس سے علم نہ ہو۔ میں وہی کہتا رہ جاؤں گا اہل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو

اُس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اُس کے مخالف کہا۔

دقیقۃ الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء

مرزا صاحب کی یہ عبارت اپنے مدعا پر اس قدر صریح ہے کہ کسی مزید تشریح کی حاجت نہیں اس عبارت کے بعد اگر کوئی شخص اُن کی اُس زمانہ کی عبارتیں پیش کرتا ہے جب وہ دعوئے نبوت کی نفی کرتے تھے اور جب (بزع غم خویش) انہیں اپنے نبی ہونے کا علم نہیں ہوا تھا تو اُسے دلیل و فریب کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے؟

مرزا صاحب کا آخری عقیدہ

حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کا آخری عقیدہ جس پر اُن کا خاتمہ ہوا یہی تھا کہ وہ نبی ہیں، چنانچہ اُنہوں نے اپنے آخری خط میں جو ٹھیک ان کے انتقال کے دن اخبارِ عام میں شائع ہوا، واضح الفاظ میں لکھا کہ :

وَدِّیْنِ خُدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اُس سے انکار کروں تو میرا

گناہ ہو گا اور جس حالت میں خُدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا

ہوں؟ میں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جب اس دُنیائے گزر جاؤں۔“

(اخبارِ عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منقول از حقیقۃ النبوة مرزا محمودؒ و مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۶)

یہ خط ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۶ مئی کو اخبارِ عام میں شائع ہوا اور ٹھیک اُسی

دن مرزا صاحب کا انتقال ہو گیا۔

غیر شرعی نبوت کا افسانہ

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے غیر شرعی نبوت کا

دعوے کیا ہے اور غیر شرعی نبوت عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں لیکن دوسری مرزائی تاویلات

کی طرح اس تاویل کے بھی صغریٰ کبریٰ دونوں غلط ہیں۔ اول تو یہ بات ہی سُر سے دست

نہیں کہ مرزا صاحب کا دعوے صرف غیر شرعی نبوت کا تھا۔

مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت شرعی

حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے روز افزوں دعاوی کے دور میں ایک مرحلہ ایسا

بھی آیا ہے جب اُنہوں نے غیر شرعی نبوت سے بھی آنکے قدم بڑھا کر واضح الفاظ میں اپنی

وحی اور نبوت کو تشریحی قرار دیا ہے اور اسی بنا پر اُن کے متبعین میں سے ظہیر الدین اروپائی کا فرقہ انہیں کلمہ کھلا تشریحی نبی مانتا تھا۔ اس سلسلے میں مرزا صاحب کی چند عبارتیں یہ ہیں۔ (اربعینہ میں لکھتے ہیں،

وہ ماہر اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہ ہے صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف مُزَم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَعْزُبُوا مِنْ اَبْقَايِهِمْ وَيَحْفَظُوا اَمْوَالَهُمْ ذٰلِكَ اَذْكُرُ لَعْنَةُ يٰۤاٰمِنِ اُمّہِیۡہِیۡمِں ورج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیس برس کی عفت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہیں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اِنَّ هٰذَا الَّذِیۡ السَّحٰفِ الْاٰخِلٰی صَحُفٍ اٰمِنَہِیۡلَہٗ وَمُؤَمِّنٰی۔ یعنی قرآن تعلیمِ توحید میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفا امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل، کیونکہ اگر توحید یا قرآن شریف میں باستیفا احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔

(اربعینہ، م ۱، طبع چہارم مطبعہ مدبروہ)

مذکورہ بالا عبارت میں مرزا صاحب نے واضح الفاظ میں اپنی وحی کو تشریحی وحی قرار دیا ہے۔

اس کے علاوہ دافع البلاء میں مرزا صاحب لکھتے ہیں :

وہ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اُس مسیح کا نام قلام احمد رکھا۔

(دافع البلاء، م ۱۳، مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء قادیان)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لے گئے تھے اور جو شخص آپ سے "تمام شان میں" یعنی ہر اعتبار سے بڑھ کر ہو تو وہ تشریف لے گئے تھے نہیں ہو گا؟ اسلئے یہ کہنا کسی طرح درست نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کبھی اپنی تشریفی نبوت کا دعوے نہیں کیا۔

اس کے علاوہ مرزائی صاحبان علماء مرزا صاحب کو تشریفی نبی ہی قرار دیتے ہیں، یعنی ان کی ہر تعظیم اور ان کے ہر حکم کو واجب الاتباع مانتے ہیں خواہ وہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو، چنانچہ مرزا صاحب نے اربعین ۱۲۵۵ھ کے حاشیہ پر لکھا ہے :-

”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔“

حضرت موسیٰؑ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں

سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعد سے

قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزئیہ دے کر مؤاخذہ سے بھانا قبول

کیا گیا اور مسیح موعودؑ کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا :-

(اربعین ۱۲۵۵ھ طبع اول ۱۹۱۰ء)

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح اور صریح ارشاد موجود ہے کہ اَلْجِهَادُ مِمَّا يَنْبَغِي

بِزَمِّ الْفِتْنَةِ (ابوداؤد و نحوه) یعنی جہاد قیامت کے دن تک جاری رہے گا۔ ”مرزائی

صاحبان شریعت محمدیہ کے اس صریح اور واضح حکم کو چھوڑ کر مرزا صاحب کے حکم کی اتباع کرتے

ہیں۔ اس طرح شریعت محمدیہ میں جہاد، غمّس، فتنی، جزئیہ اور خفائیم کے تمام احکام جو حدیث اور

فقہ کی کتابوں میں سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، ان سب میں مرزا صاحب کے مذکورہ

قول کے مطابق تبدیل کے قائل ہیں۔ اس کے بعد تشریفی نبوت میں کون سی کسریاتی رہ جاتی

ختم نبوت میں کوئی تفریق نہیں

اور اگر بالفرض یہ درست ہو کہ مرزا صاحب ہمیشہ غیر شرعی نبوت ہی کا دعویٰ کرتے رہے ہیں تب بھی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت میں یہ تفریق کرنا کہ فلاں قسم کی نبوت ختم ہو گئی ہے اور فلاں قسم کی باقی ہے، اُسی دلیل و تمسک کا ایک جزو ہے جس سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار فرمایا تھا۔ سوال یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی کون سی آیت یا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے ارشاد میں یہ بات مذکور ہے کہ ختم نبوت کے جس عقیدے کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سینکڑوں بار دہرایا جا رہا ہے وہ میراثِ شرعی نبوت کے لیے ہے اور غیر شرعی نبوت اس سے مستثنیٰ ہے؟ اگر غیر شرعی انبیاء کا سلسلہ آپ کے بعد بھی جاری تھا تو قرآنِ کریم کی اُدی آیات نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاکھوں احادیث میں سے کسی ایک حدیث نہ، یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بے شمار اقوال میں سے کسی ایک قول ہی نہ یہ بات کیوں بیان نہیں کی؟ بلکہ کھلے نغفوں میں ہمیشہ یہی واضح کیا جاتا رہا کہ ہر قسم کی نبوت بالکل منقطع ہو چکی اور اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ختم نبوت کی سینکڑوں احادیث میں سے خاص طور پر مندرجہ ذیل احادیث دیکھیے۔

وَإِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ كَذًا انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيًّا (رواہ الترمذی صفحہ ۵۱ جلد ۲ ابواب الرضا وقال صحيح)

وہے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی پس نہ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔

میاں اول تو نبی اور رسول کے ساتھ نبوت اور رسالت کے وصف ہی کو بالکل منقطع قرار دیا گیا، دوسرے رسول اور نبی دو لفظ استعمال کر کے دونوں کی علیحدہ علیحدہ نفی کی گئی اور یہ بات طے شدہ ہے کہ جہاں یہ دونوں لفظ ساتھ جوں و مل رسول سے مراد نئی شریعت لانے والا اور

آپ نے اپنے بعد آنے والے خلفاء تک کا ذکر کر دیا لیکن کسی غیر تشریفی یا عقلی بروہی نبی کا کوئی اشارہ بھی نہیں دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزائی اعتقاد کے مطابق ونبی میں ایک ایسا عظیم نبی آنے والا تھا، جو تمام انبیائے بنی اسرائیل سے افضل تھا۔ اس میں (معاذ اللہ تمام کمالات محمدیہ و دربارہ جمع ہونے والے تھے اور اس کے تمام انکار کرنے والے کافر، گمراہ، شقی اور عذاب الہی کا نشانہ بننے والے تھے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہا کہ آپ کے بعد تمام نبوت کا دعوے کرنے والے و قبال حملہ گے اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ آپ کے بعد کے خلفاء تک کا ذکر کیا گیا، لیکن ایسے عظیم الشان نبی کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا گیا۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا نکلتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (معاذ اللہ) اپنے بندوں کو جان بوجھ کر ہمیشہ کے لئے ایک گمراہ کن دھوکے میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ عقلِ الٰہی و خلق ہر قسم کی نبوت کو ختم سمجھیں اور آنے والے غیر تشریفی نبی کو جھٹکا کر کافر، گمراہ اور مستحق عذاب بنتے رہیں؛ کیا کوئی شخص حاضر و مسلم میں رہتے ہوئے اس بات کا تصور بھی کر سکتا ہے۔

عربی صرف و نحو کا ابتدائی طالب علم بھی جانتا ہے کہ عربی زبان کے قواعد و قواعد سے لائنچہ بقصدی (میسکے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا) کا جملہ ایسا ہی ہے جیسے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دانس کے سوا کوئی معبود نہیں، لہذا اگر اَوَّلُ الذِّكْرِ جملے میں کسی چھوٹے و بڑے کے غیر تشریفی یا طفیلی نبی کی گنجائش نکل سکتی ہے تو کوئی شخص یہ کیوں نہیں کہہ سکتا کہ تَوَخَّرَ الذِّكْرُ جملے میں ایسے چھوٹے خداؤں کی گنجائش ہے جن کی مبودیت (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کا نقل، بروہی ہونے کی وجہ سے، اور جو مستقل بالذات خدا نہیں۔ ہر باخبران ان کو معلوم ہے کہ دنیا کی بیشتر مشرک قومیں ایسی ہیں جو مستقل بالذات خدا و امرت اللہ تعالیٰ کو قرار دیتی ہیں اور ان کا شرک صرف اس بنا پر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ ایسے دیر تاؤں اور معبودوں کے بھی قائل ہیں جن کی خدا کی مستقل بالذات نہیں۔ کیا ان کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قائل ہیں؛ اگر بالواسطہ

خداؤں کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا پہلا عقیدہ یعنی توحید سلامت نہیں رہ سکتا تو آپ کے بعد بالواسطہ یا غیر تشریعی انبیاء کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا دوسرا عقیدہ یعنی عقیدہ ختم نبوت کیسے سلامت رہ سکتا ہے۔

یہاں یہ بھی واضح رہنا چاہیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور نزولِ ثانی کے عقیدے کو عقیدہ ختم نبوت سے متضاد قرار دینا اسی غلط سمیٹ کا شاہکار ہے جسے احادیث میں مدعیانِ نبوت کے مدّٰعِل "سے تعبیر کیا گیا ہے ختم نبوت کی آیات اور احادیث کو پڑھ کر ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی وہی مطلب سمجھ گا، جو پوری امت نے اجماعی طور پر سمجھے ہیں، یعنی یہ کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا، اس سے یہ نرا لاجب کوئی ذی ہوش نہیں نکال سکتا کہ آپ کے بعد کچھ انبیاء علیہم السلام کی نبوت چھن گئی ہے یا کچھ انبیاء میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ اگر کسی شخص کو آخرِ قائمِ اللہ یا خاتمِ اللہ یعنی فلاں شخص کا آخری لڑکا قرار دیا جائے تو کیا کوئی شخص بقائمی حواس کا یہ مطلب سمجھ سکتا ہے کہ اس لڑکے سے پہلے عینی اولاد ہوئی تھی وہ سب مر چکی؟ پھر آخرِ قائمِ الانبیاء یا آخرِ الانبیاء کے لفظ کا یہ مطلب کونسی لغت، کونسی عقل اور کونسی شریعت کی روشنی میں لیا جاسکتا ہے کہ آپ سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے تھے وہ سب وفات پا چکے؟

خود مرزا صاحب "خاتم الاولاد" کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں،
 "موضوع ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دودھ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو، یعنی اسکی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی صورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔"

(ترتیبِ اعلیٰ ص ۲۹۷ طبع سوم، قادیان ۱۹۳۸ء)

آگے لکھتے ہیں،

"مسیح بعدِ مسیح والدین کے گھر میں امد کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اُن کے لیے خاتم اولاد تھا۔"

خود مرزا صاحب کی اس تشریح کے مطابق بھی خاتم النبیین کے معنی اس کے سوا اور کیا ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مالکے پیشے نہیں نیکے گا۔ لہذا حضرت مسیح علیہ السلام کی حیثیت اور نزول کا عقیدہ عقل و خرد کی آخر کون سی منطق سے آیت خاتم النبیین کے منافی ہو سکتا ہے؟

ظلی اور بروزِ نبوت کا افسانہ

اسی طرح مرزا صاحبان بعض اوقات یہ بہانہ تراشتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ظلی اور بروزِ نبوت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پرتو ہونے کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت میں رخنہ انداز نہیں ہے لیکن درحقیقت اسلامی نقطہ نظر سے ظلی اور بروزِ نبوت کا عقیدہ مستقل بالذات نبوت سے بھی کہیں زیادہ سنگین، خطرناک اور کافرانہ ہے۔ جس کی وجہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اُنْقَابُ اَیَّان کا ایک اولیٰ عالم بھی ہاں ملے کہ منقل اور بروز کا تصور خالصتہً منہدقاً تصور ہے اور اسلام میں اس کی کوئی اولیٰ جگہ بھی کہیں نہیں پائی جاتی۔

۲۔ ظلی اور بروزِ نبوت کا جو مفہوم خود مرزا غلام احمد صاحب نے بیان کیا ہے اسکی رد سے ایسا نبی اکمل تمام انبیاء سے زیادہ افضل اور بلند مرتبہ ہوتا ہے کیونکہ وہ (معاذ اللہ) افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز یعنی (معاذ اللہ) آپ ہی کا دوسرا جہنم یا دوسرا دُپ ہے۔ اسی بنا پر مرزا غلام احمد نے مستعد مرتبہ انتہائی دُشمنی کے ساتھ اپنے آپکو براہِ راست سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے۔ چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ

در اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا منظر اتم ہوں یعنی ظلی طبع پر محمد اور

الحمد

(حاشیہ حقیقت الہی ص ۷۲)

دو میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کمال انعکاس ہے ؟
(نزول المسیح ص ۸ طبع قادیان ۱۹۰۹ء)

وہ نہیں بموجب آیت ”اَخْرَجْنٰ مِنْهُ لَمَّا سَلَخُوْهُ اِبْرٰهٖمَ“ برعفی طور پر
وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے جس برس پہلے براہین احمدیہ
میں مسیح انا م محمد اور محمد رکھا اور مجھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود
قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء
ہونے میں میری نبوت سے کوئی تنزل نہیں آیا کیونکہ نقل اپنے اصل سے
علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں نقلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم، پس اس طور
سے خاتم النبیین کی ٹہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک
ہی محدود رہی یعنی ہر حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی یعنی جیکہ میں
بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات
محمدی مع نبوت محمدی کے میرے آئینہ قللیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ
انسان ہو جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوئے کیا ؟

(ایک نقلی کا ازالہ صفحہ ۱۰، ۱۱ مطبوعہ راجہ)

ان الفاظ کو نقل کرتے ہوئے ہر مسلمان کا کلیجہ تھڑکے گا، لیکن انہیں اس لئے نقل
کیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ ہے خود مرزا صاحب کے الفاظ میں ”نقلی“ اور ”بروزی“ نبوت
کی تشریح، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس سے مستقل بالذات نبوت کا دعوئے لازم
نہیں آتا۔ سوال یہ ہے کہ جب اس نقل اور بروز کے گور کو دھندے کی آڑ میں مرزا
صاحب نے ”معاذ اللہ“ تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدی کے ”اپنے دامن میں سمیٹ
لئے تو اب کون سا نبی ایسا رہ گیا جس سے اپنی افضلیت ثابت کرنے کی ضرورت رہ گئی ہو؟

اس کے بعد بھی اگر فلتی ہر روزی نبوت کوئی جگہ دے کی نبوت رہتی ہے اور اس کے بعد بھی عقیدہ ختم نبوت نہیں ٹوٹتا تو پھر یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ عقیدہ ختم نبوت (معاذ اللہ) ایسا بے معنی عقیدہ ہے جو کسی بڑے سے بڑے دھولے نبوت سے بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

مرزا صاحب پچھلے نبیوں سے افضل

خود مرزائی صاحبان اپنی تحریروں میں اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب کی فلتی نبوت بہت سے اُن انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے افضل ہے، جنہیں بلا واسطہ نبوت ملی ہے، چنانچہ مرزا صاحب کے منجملے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ ت دیالی لکھتے ہیں :

”اور یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فلتی یا ہر روزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے، یہ محض ایک نفس کا دھوکہ ہے جن کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ فلتی نبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس قدر غرق ہو جائے کہ ”من تو خدم تو من شدی“ کے درجہ کو پالے۔ ایسی صورت میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے کمال کو ملنے کے ذمہ میں اپنے اندر اترتا پائے گا حتیٰ کہ ان دونوں میں قرب اتنا بڑھے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی چادر بھی اس پر چڑھائی جائے گی۔ تب جا کر فلتی نبی کہلائے گا۔ پس جب عقل کا یہ تعناٹا ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہوا اور اسی پر تمام انبیاء کا اتفاق ہے تو وہ ناما ہی جو مسیح موعود کی فلتی نبوت

کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھتا یا اس کے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے۔ وہ ہوش میں آدے اور اپنے مسلمہ کی فکر کرے، کیونکہ اس نے اس نبوت کی شان پر حملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کی ستراف ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت مسیح موعود کی نبوت پر ہنسنے لگتی ہے اور کیوں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت

سمجھتے ہیں کیونکہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت ہونے کے وجہ سے غلطی نہ تھی اور اس غلطی نبوت کا پایہ بہت بلند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھتے جاویں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں رکھے گئے، بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم، مگر مسیح موعود کو تو سب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ غلطی نہ ہو کہ اس نے پس غلطی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو پہ پہلو لا کھڑا کیا۔“

(کلمۃ الفضل۔ ریلوے آف ریلیجنز ج ۴ نمبر ۳ ص ۱۱۳ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

آگے مرزا صاحب کو حضرت عیسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل قرار دے کر لکھتے ہیں :-

”پس مسیح موعود کی غلطی نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں، بلکہ خدا کی قسم اس نبوت نے جہاں آفاکے درجے کو بلند کیا ہے وہاں غلام کو بھی اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ جس تک انجیل نے بنی اسرائیل کی پہنچ نہیں۔ مگر وہ جو اس نکتہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے آپ کو بچالے :-

(حوالہ بالا ص ۱۱۴)

اور مرزا صاحب کے دوسرے صاحبزادے اور ان کے خلیفہ دوسرے

مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں :

”پس غلطی اور بروزی نبوت کوئی گھٹیا قسم کی نبوت نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مسیح موعود کس طرح ایک اسرائیلی نبی کے مقابلہ میں یوں فرما تا کہ :-

۱ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

والقول الفصل من ۱۶ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ۱۹۱۵ء

خاتم النبیین ماننے کی حقیقت

یہ ہے خود مرزاؑ صاحبان کے الفاظ میں اس فحش اور بزدلی نبوت کی پوری حقیقت جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت میں رخنہ انداز نہیں ہے جس شخص کو بھی عقل و فہم اور دیانت و انصاف کا کوئی ادنیٰ حصہ ملا ہے وہ مذکورہ بالا تحریر پر پڑھنے کے بعد اس کے سوا اور کیا نتیجہ نکال سکتا ہے کہ وہ فحش اور بزدلی نبوت کے عقیدے سے زیادہ کوئی عقیدہ بھی ختم نبوت کے منافی اور اس سے متضاد نہیں ہو سکتا، ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور فحش اور بزدلی نبوت کا عقیدہ یہ کہتا ہے کہ نہ صرف آپ کے بعد نبی آ سکتا ہے بلکہ ایسا نبی آ سکتا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء سے افضل اور اعلیٰ نبوت کا حامل ہو جو افضل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اور جو تمام انبیاء کے مراتب کمال کو پیچھے چھوڑتا ہو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل

بلکہ اس عقیدے میں اس بات کی بھی پوری گنجائش موجود ہے کہ کوئی شخص مرزا صاحب کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دے دے۔

کیونکہ جب مرزا صاحب آپ ہی کا ٹھہرنا فی قرار پائے تو آپ کا ٹھہرنا فی پیلہ ٹھہرے اعلیٰ بھی ہو سکتا ہے اور یہ محض ایک قیاس ہی نہیں ہے بلکہ مرزائی رسالے ”ریویو آف بریٹینر“ کے سابق ایڈیٹر قاضی ٹھہر الدین اکمل کی ایک نظم ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے اخبار ”بدر“ میں شائع ہوئی تھی جس کے دو شعر یہ ہیں :

امام اپنا عزیز و اس جہاں میں	غلام احمد ہوا دارالامان میں
غلام احمد ہے عرش رست اکبر	مکان اس کا ہے گویا لامکان میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہسم میں	اور آگے سے ہیں بڑھ کر لپٹاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل	غلام احمد کو دیکھتے تارباں میں

(اخبار ”بدر“ ۲۵- اکتوبر ۱۹۰۶ء جلد نمبر ۳۳ صفحہ ۴)

یہ محض شعر بیانی ہی پر امتداد والی شاعری نہیں ہے، بلکہ یہ اشعار شاعر نے خود مرزا غلام احمد صاحب کو ستائے اور انہیں لکھ کر پیش کئے، اور مرزا صاحب نے ان پر جزاک اللہ کہہ کر داد دی ہے۔ چنانچہ قاضی اکمل صاحب ۲۶ اگست ۱۹۰۶ء کے الفضل میں لکھتے ہیں :-

”وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ اس وقت کبھی تم اس شعر پر اعتراض نہ کیا، حالانکہ مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) اور آغا انصاری موجود تھے اور جہاں تک حاقظہ مدد کو تباہ، بوثوق کہا جاسکتا ہے کہ سب رہے تھے اور اگر وہ اس سے بوجہ مردہ زمانہ انکار کریں تو یہ نظم ”بدر“ میں بھیجی اور شائع ہوئی۔ اُس وقت ”بدر“ کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں ”الفضل“ کی ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے متبادل اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں

اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شرفِ سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قلعے کو اندر خود بچانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلبِ عرفان کا ثبوت دیتا؟

(الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۹۹ مورخہ ۲۲ اگست ۲۰۰۴ء ص ۶ کالم ۱)

آگے لکھتے ہیں:

”یہ شعر خطبہ الہامیہ کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زہن میں کہا گیا اور ان کو سنا بھی دیا گیا اور چھاپا بھی گیا۔“

(ایضاً صفحہ ۶ کالم ۲، ۳، ۴)

اس سے واضح ہے کہ یہ محض سٹارٹ مبالغہ آرائی نہ تھی، بلکہ ایک مذہبی عقیدہ تھا، اور اہلِ بروہی نبوت کے اعتقاد کا وہ لازمی نتیجہ تھا جو مرزا صاحب کے خطبہ الہامیہ سے ماخوذ تھا، اور مرزا صاحب نے بذاتِ خود اس کی نہ صرف تصدیق بلکہ بحین کی تھی، خطبہ الہامیہ کی جس عبارت سے شعور نے یہ شعر اخذ کئے ہیں، وہ یہ ہے، ”مرزا صاحب لکھتے ہیں، ”میں نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بشت چٹے

ہزار سے تعلق رکھتی ہے، جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی

تھی بس اس نے حق کا اور نفعِ قرآن کا انکار کیا بلکہ جی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں، یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے

افزئی اور اہل ادا شدہ ہے۔ بلکہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہے، اس لئے

مٹوار اور لٹنے والے گروہ کی محتاج نہیں، اور اس لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود

کی بشت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسولِ کریمؐ کی ہجرت سے بدل کر ماقول کے

شمار کے مانند اختیار فرمایا تاکہ یہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں

سے کہا کہ تمام مکتبہ اوقات کرے؟

(خطبہ الہامیہ ص ۲۷۱ مصنف ۱۹۰۲ء مطبوعہ مجددیہ)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا بروہی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ جانا خود مرزا صاحب کا عقیدہ تھا جسے انہوں نے خطبہ الہامیہ کی مذکورہ بالا عبارت میں بیان کیا اسی کی تشریح کرتے ہوئے قاضی اکمل نے وہ اشعار کہے اور مرزا صاحب نے ان کی تصدیق و تحسین کی۔

ہر شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا ہے

پھر بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی، بلکہ مرزائی صاحبان کا عقیدہ اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ ہے کہ صرف مرزا صاحب ہی نہیں، بلکہ ہر شخص اپنے روحانی مراتب میں ترقی کرتا ہوا (معاذ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا، چنانچہ مرزائیوں کے خلیفہ دوم مرزا ابوالدین محمود کہتے ہیں:

”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ

پاسکتا ہے، حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے؟“

(انفصل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء صفحہ ۹ عنوان خلیفہ المسیح کی ڈائری)

یہیں سے یہ حقیقت بھی کھل جاتی ہے کہ مرزائی صاحبان کی طرف سے بعض اوقات مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے مجبوراً دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں، اسکی اصلیت کیا ہے؟ خود مرزا صاحب اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا ہے یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی، جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی، اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشی ہے اور آپ کی

توجہ روحانی نبی ترکشش ہے ادیہ قوتِ قدسہ کسی اور نبی کو نہیں ملی :

(حقیقۃ الحق ص ۹۷ - حاشیہ)

عقل و ہر ذوق کے مذکورہ بالا اعتقادات کے ساتھ مرزا صاحب کے نزدیک خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پاس اضافہ کمال کی ایسی مہر تھی جو بالکل اپنے جیسے، بلکہ اپنے سے افضل و اعلیٰ نبی تراشتی تھی قرآن و حدیث، لغت عرب اور عقل انسانی کے ساتھ اس کھلے مذاق کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے ”معبود و امڈ“ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کائناتِ عالم میں وہ تنہا ذات ہے۔ جس کی قوتِ قدسیہ خدا ترانی ہے اور اپنے جیسے خدا پیدا کر سکتی ہے اگر قرآنِ کریم کی آیات اور امت کے بنیادی عقائد کے ساتھ ایسی گستاخانہ دل لگی کرنے کے بعد بھی کوئی شخص دائرہ اسلام میں رہ سکتا ہے تو پھر روئے زمین کا کوئی انسان کافر نہیں ہو سکتا۔

دعوتِ نبوت کا منطقی نتیجہ

مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت پچھلے صفحات میں روزِ بدشش کی صریح واضح ہو چکا ہے، اور

لہٰذا یہ ادب ہے کہ خود مرزا صاحب کے اعتراف کے مطابق اس عظیم نشانِ مہر کے صرف ایک ہی نبی تراشتا گیا اور وہ مرزا غلام احمد صاحب تھے فرماتے ہیں کہ اس حدتِ کثیرہ کی الٹی اور اسذیبیہ میں اس امت میں سے جس ہی ایک ذریعہ مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاءِ ابدال و انقلاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حدتِ کثیرہ اس نعمت کا جہنم دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔

(حقیقۃ الحق ص ۹۱)

یہ گھٹے دنت مرزا صاحب کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ خاتم النبیین حبیب کا صیغہ لہٰذا اس مہر سے کم از کم تین نبی تو تراٹے جانے چاہیے تھے۔

قرآن، حدیث، اجماع اور تاریخ اسلام کی روشنی میں یہ بات سطر چوٹی ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوے کرے، وہ اور اس کے متبعین کا فرار و ارتداد اسلام سے خارج ہیں۔

یہ صریح اسلام ہی کا نہیں، عقلِ عام کا بھی فیصلہ ہے۔ مذاہبِ عالم کی تاریخ سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا ہر شخص اس بات کو تسلیم کرے گا کہ جب کبھی کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو حق و باطل کی بحث سے قطع نظر، جتنے لوگ اس وقت موجود ہیں وہ فوراً دو گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہوتا ہے جو اس شخص کی تصدیق کرتا ہے اور اسے سچا مانتا ہے، اور دوسرا گروہ وہ ہوتا ہے جو اس کی تصدیق اور پیروی نہیں کرتا۔ ان دونوں گروہوں کو دنیا میں کبھی کبھی ہم مذہب قرار نہیں دیا گیا بلکہ ہمیشہ دونوں کو الگ الگ مذہبوں کا پیرو سمجھا گیا ہے۔ خود مرزا غلام احمد دینانی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”ہر نبی اور مامور کے وقت دو فرقے ہوتے ہیں ایک وہ جن کا نام سعید رکھا ہے اور دوسرا وہ جو شقی کہلاتا ہے۔“

(الحکم جلد ۱، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۹ء منقول از مکتوبات احمدیہ ص ۱۲۳ مطبوعہ احمدیہ کتب گھر قادیان ۱۹۲۵ء)

مذاہبِ عالم کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح واضح گات ہو جاتی ہے کہ دعوائے نبوت کے بانٹے ہوئے یہ دو فرقے کبھی ہم مذہب نہیں کہلاتے، بلکہ ہمیشہ حریف مذہبوں کی طرح رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے سارے بنی اسرائیل ہم مذہب تھے، لیکن جب حضرت عیسیٰ السلام تشریف لائے تو فوراً دو بڑے بڑے حریف مذہب پیدا ہو گئے ایک مذہب آپ کے ماننے والوں کا تھا جو بعد میں عیسائیت یا مسیحیت کہلایا اور دوسرا مذہب آپ کی تکذیب کرنے والوں کا تھا جو یہودی مذہب کہلایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور

لے یہ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں انسانوں کی دو قسمیں قرار دی ہیں ایک شقی یعنی کافر اور دوسری سعید یعنی مسلمان پھر پہلی قسم کو جہنمی اور دوسری کو جنتی قرار دیا گیا ہے، ”ارشاد ہے قسماً شقی و سعید“

آپ کے متبعین اگرچہ کچھلے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتے تھے، لیکن یہودیوں نے کبھی ان کو اپنا ہم مذہب نہیں سمجھا اور نہ عیسائیوں نے کبھی اس بات پر اصرار کیا کہ انہیں یہودیوں میں شامل سمجھا جائے۔ اسی طرح جب سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت کچھلے تمام انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی اور توہرات، زبور اور انجیل میں قولِ برامیان لائے۔ اس کے باوجود نہ عیسائیوں نے آپ اور آپ کے متبعین کو اپنا ہم مذہب سمجھا، اندہ نہ مسلمانوں نے کبھی یہ گمشدگی کی کہ انہیں عیسائی کہا اور سمجھا جائے، پھر آپ کے بعد جب مسیلہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے متبعین مسلمانوں کے حریف کی حیثیت سے مقابلے پر آئے اور مسلمانوں نے بھی انہیں امتِ مسلمہ سے بالکل الگ ایک مستقل مذہب کا حامل قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کیا حالانکہ مسیلہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر نہیں تھا، بلکہ اس کے یہاں حواذانِ دی ہائی تھی اس میں اشعدان محمد رسول اللہ کا لکھ شامل تھا۔ تاہم یہ طبری میں ہے کہ :

وكان يؤذن للنبي صلى الله عليه وسلم ويشهد
في الأذان أن محمد رسول الله وكان الذي يؤذن له
عبد الله بن النواحة وكان الذي يقيم له
جابر بن عبد الله.

مسیلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پراذان دیتا تھا اعداؤں میں اس بات کی شہادت دیتا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اس کا مؤذن عبد اللہ بن نواح تھا اور امامت کہنے والا جابر بن عبد اللہ تھا۔

(تاریخ طبری ص ۳۵۲۲)

غالب عالم کی یہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ کسی تمدنی نبوت کو ماننے والے اور اس کی تکذیب کرنے والے کبھی ایک مذہب کے سلیب میں جمع نہیں ہوئے۔ لہذا سرزا غلام احمد قادیانی

کے دعوئے نبوت کا یہ سو فیصد منطقی نتیجہ ہے کہ جو فریق ان کو سچا اور مومن مانتا ہے وہ ان لوگوں کے مذہب میں شامل نہیں ہو سکتا جو ان کے دعووں کی تکذیب کرتا ہے۔ ان دونوں فریقوں کو ایک دین کے پرچم تلے جمع کرنا صرف قرآن و سنت اور اجماع اُمت ہی سے نہیں، بلکہ مذاہب کی پوری تاریخ سے بغاوت کے مراد ہے۔

مرزائی صاحبان کی جماعت لاہور کے امیر محمد علی لاہوری صاحب نے ۱۹۰۶ء کے ریویو آف ریلیجز (انگریزی) میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which christianity stood to judaism."

دستقل از مہاشہ راولپنڈی کے مطبعہ دار الغفل قادیان و تبدیلی عقائد مؤلفہ محمد اسماعیل قادیانی ص ۱۲
مطبوعہ احمدیہ کتاب گھر کراچی

یعنی "احمدیت کی تحریک اسلام کے ساتھ وہی نسبت رکھتی ہے جو عیسائیت کو یہودیت کے ساتھ تھی۔"

کیا عیسائیت اور یہودیت کو کوئی انسان ایک مذہب قرار دے سکتا ہے؟

خود مرزائیوں کا عقیدہ کہ وہ الگ ملت ہیں

مرزائی صاحبان کو اپنی یہ پوزیشن خود تسلیم ہے کہ ان کا اور ستر کروڑ مسلمانوں کا مذہب

لے یہ مرزائی صاحبان کی دونوں جماعتوں کا باہمی ہمدری مباحثہ ہے جو دونوں کے خیر کے خیر پر مشتمل کیا گیا تھا۔
لہذا اس میں جو باتیں منقول ہیں وہ دونوں جماعتوں کے نزدیک مستند ہیں۔

ایک نہیں ہے، وہ اپنی بے شمار تقریروں اور تحریروں میں اپنے اس عقیدے کا برملا اعلان کر چکے ہیں کہ جن مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں پر ان کی تکذیب کی ہے وہ سب دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی مذہبی کتابوں کی تصدیقات بھی خلیہ ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب کی تحریریں

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنے خطبہ الہامیتہ میں جس کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ پورے کاپورا بدریغہ الہام نازل ہوا تھا۔ کہتے ہیں:

وَاتَّخَذْتُ رُوحَانِيَّتُ بَيْنَاخِرِ الرَّسُلِ مَظْهَرًا مِنْ اَمْتِهِ
لَتَبْلُغَ كَمَالَ ظُهُورِهَا وَغَلَبَةِ نُجُومِهَا كَمَا كَانَ وَعْدُ اللَّهِ
فِي الْكِتَابِ الْبَيِّنِ فَأَنَا ذَلِكَ الْمَظْهَرُ الْمَعْرُودُ وَالنُّورُ الْمَعْرُودُ
خَامِنٌ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ وَأَنْ شِئْتَ فَاقْرَأْ قَوْلَهُ
تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَوْسَلَ رَسُولَهُ بِالْمُدَيِّ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ -

اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لیے اور اپنے نور کے غلبہ کے لیے ایک منظر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب میں وعدہ فرمایا تھا پس میں وہی منظر ہوں، پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہوا اگر چاہتا ہے تو اس خدا تعالیٰ کے قول کو پڑھ خدا الذی اوسل رسولہ بالمدی دین الحق

(خطبہ الہامیتہ مترجم مصنف ۱۹۰۱ء مطبوعہ مدینہ من ۲۶۶/۲۶۸)

اور حقیقتہ الہی میں مرزا صاحب کہتے ہیں:

مد کافر کا لفظ مومن کے مقابلے پر ہے اور کفر و قسم پر ہے۔ (اول) ایک یہ کفر کہ

ایک شخص سیدہ ام ہے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود تمام حجت کے جھوٹا مانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے انکب ملکہ ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے اور اگر فورے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں، کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا وہ بموجب نصیحت صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا:

(حقیقۃ الہی صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰، مستفہ ۹۰۶، مطبوعہ طبع اول ۱۹۰۷ء)

اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

”یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور زمانے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں، حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے، کیونکہ جو شخص جھوٹے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ بے مغزی قرار دیتا ہے۔ آگے لکھتے ہیں:

”علاقہ اس کے جو بے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پہلی گولی موجود ہے۔ مزید لکھتے ہیں:

”خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کیے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں پڑا، اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نشانوں کو دیکھتا ہے اور مجھ کو باوجود صداقتا فلک کے مغزی ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے

اللہ اگر وہ مومن ہے تو میں بوجہ افترا کرنے کے کافر ٹھہرا۔“

(حوالہ بالا ص ۱۶۳، ۱۶۴)

ڈاکٹر عبدالمکیم خاں کے نام اپنے خط میں مرزا صاحب لکھتے ہیں :
 ”خدا تعالیٰ نے مسیح پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی
 ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

نیز ”معیار الاخیار“ میں مرزا صاحب اپنا ایک الہام اس طرح بیان کرتے ہیں :
 ”جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور صرف
 میرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“
 (استبصار معیار الاخیار ص ۸ مطبوعہ منیہ الاسلام پریس قادیان ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)
 نزول مسیح میں لکھتے ہیں :

”جو مسیح مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔“

(نزول مسیح ص ۸ مطبوعہ اول مطبع منیہ الاسلام قادیان ۱۹۰۹ء)

اور اپنی کتاب الہدیٰ میں اپنے انکار کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کے مساوی
 قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں :

”و فی الحقیقت وہ شخص بڑے ہی بد بخت ہیں اور انس و جن میں ان سا کوئی بھی
 بد ظالم نہیں ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا، دوسرا وہ خاتم الخلفاء یعنی
 بزرگ خود مرزا صاحب پر ایمان نہ لایا۔“

(الہدیٰ ص ۵ وارا لمان قادیان ۱۹۰۲ء)

اور انجیل آتم میں لکھتے ہیں :

”اب ظاہر ہے کہ ان سے الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ

خُدا کا فرستادہ، خُدا کا مأمور، خُدا کا امین اور خُدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔

(انجامِ آتم ۲۲ مطبوعہ قادیان ۱۹۲۲ء)

نیز اخبارِ بلند ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے کہ
 در بھضرت مسیح موعود ایک شخص نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کو کافر نہیں کہتے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے؟

اس کا طویل جواب دیتے ہوئے آخر میں مرزا صاحب فرماتے ہیں،
 وہ ان کو چاہیے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار شائع کر دیں کہ یہ
 سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان
 سمجھوں گا بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے اور خُدا کے کھلے کھلے
 معجزات کے کذب نہ ملے، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
 فِي الْمَذَلَّةِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے
 جائیں گے۔

(اخبارِ بلند ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء منقول از مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۳۰۷ جلد ۱)

مرزائی خلیفہ اول حکیم نور الدین کے فتویٰ

مرزائی صاحبان کے پہلے خلیفہ جن کی خلافت پر مدظل مرزائی مردِ پستِ متفق تھے، فرماتے ہیں۔
 وہ ایمان باز مسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس ایمان باز مسل
 میں کوئی تخصیص نہیں، عام ہے، خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے، ہندوستان
 میں ہوں یا کسی اور ملک میں کسی مأمورِ مومن اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف
 حضرت مرزا صاحب کی مأموریت کے مشک ہیں۔ بتاؤ کہ یہ اختلافِ فردی کیونکر ہوا؟

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۵ جلد ۱ بحوالہ اخبار الحکم ج ۱۵ مورخہ ۱۹۱۱ء

نیز ایک اور موقع پر کہتے ہیں :

”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر یہود و نصاریٰ اللہ کو ملتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسولوں، کتابوں، فرشتوں کو ملتے ہیں کیا اس انکار پر کافر ہیں یا نہیں؟ کافر ہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں؟ اگر اسرائیلی مسیح موسیٰ کا خاتمہ مختلف یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے کہ اس کا منکر کافر ہے تو محمد رسول اللہ متکلم علیہ وسلم کا خاتمہ مختلف یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں کہ اس کا منکر بھی کافر ہو۔ اگر وہ ایسا تھا کہ اس کا منکر کافر ہے تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں؟“

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۳۸۵ ج ۱۔ بحوالہ الحکم ج ۱۸ مورخہ ۱۹۲۲ء و ۲۸ مئی ۱۹۱۴ء

خلیفہ دوم مرزا محمود احمد کے فتاویٰ

اور مرزائی صاحبان کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود صاحب کہتے ہیں ۔

”وہ جو شخص غیر احمدی کو بدستہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعودؑ کو نہیں سمجھتا اللہ نہ یہ جانتا ہے کہ احمیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بلے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑک دے دے وہ لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑک نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو؟ کیا اس لیے دیتے ہو کہ وہ تمہاری قوم کا ہوتا ہے؟ مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمیت نہ ہو گئی شناخت اور امتیاز کے لیے اگر کوئی پہچے تو اپنی ذات یا قوم بنا سکتے ہو۔ ورنہ اب تو تمہاری قوم احموت تمہاری ذات احمدی بنی ہے پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو، مومن کا تو یہ کام ہوتا ہے کہ جب حق آ جائے تو باطل کو چھوڑ دیتا ہے؟“

(عائتہ اللہ از مرزا بشیر الدین محمود صفحہ ۴۶، ۴۷ مطبوعہ اشرفیہ الاسلامیہ دہلی)

نیز انوارِ خلافت میں فرماتے ہیں :

”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے“

(انوارِ خلافت ص ۹۰ مطبوعہ امرتسر ۱۹۱۴ء)

اور آئینہ صداقت میں تو یہاں تک کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام تک نہیں سنا وہ بھی کافر ہیں، فرماتے ہیں :

”وکل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“

(آئینہ صداقت ص ۳۵ منقول از مباحثہ راولپنڈی ص ۲۵۲ مطبوعہ قادیان)

مرزا بشیر احمد، ایم اے کے اقوال

اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے منجملے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کہتے ہیں :

”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو ماننا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور محمد کو ماننا ہے، پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر، بلکہ پتکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(دکترہ انفصل ص ۱۱۰ مندرجہ ریویو آف ریٹینجز جلد ۱۱ نمبر ۴، ۵ دسمبر ۱۹۱۵ء)

اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں :

”مسیح موعود کا یہ دعوے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہم کلام کرتا ہے۔ دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو وہ نعوذ باللہ

اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور محض افتراء علی اللہ کے طور پر دعویٰ کرتا ہے تو ایسی صورت میں نہ صرف وہ کافر بلکہ بڑا کافر ہے، اودیہا مسیح موعود اپنے دعویٰ 'الہام میں سچا ہے اور خدا ہیچ گج اس سے ہم کلام ہوتا تھا تو اس صورت میں بلاشبہ یہ کفر الکا کرنے والے پر پڑے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خود فرمایا ہے۔ پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعود کے منکر دل کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتوے لگاؤ، اودیہا مسیح موعود کو سچا مان کر اس کے منکر دل کو کافر جانو۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو، کیونکہ آیت کریمہ صاف بتا رہی ہے کہ اگر مدعی کافر نہیں ہے تو کذب منہود کافر ہے، پس خدا را اپنا اتفاق چھوڑو اور دل میں کوئی فیصلہ کر دو۔

(کلام الفصل صفحہ ۲۲ مندرجہ ریویو آف دی میگزین جلد ۱۱، مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء)

محمد علی لاہوری صاحب کے اقوال

محمد علی لاہوری صاحب (امیر جماعت لاہور) انگریزی ریویو آف دی میگزین میں لکھتے ہیں،

The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which christianity stand to judaism.

یعنی احمدی تحریک اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔

و منقول از مباحثہ راولپنڈی مطبوعہ قادیان میں ۲۶ و تبذیلی عقائد مؤلفہ محمد عماد خلیل قادیانی (کتاب) اس میں محمد علی لاہوری صاحب نے "احمدیہ" کو "اسلام" سے اسی طرح الگ مذہب قرار دیا ہے جس طرح عیسائیت یہودیت سے بالکل الگ مذہب ہے۔

نیز ریویو آف ریجنل جلد ۵ ص ۳۱۸ میں لکھتے ہیں :
 مدافسہ ان مسلمانوں پر جو حضرت ذر زامست کی مخالفت میں اندسے ہو کر انہی اعتراضات
 کو دہرا رہے ہیں جو عیسائی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ بعینہ اسی طرح جس
 طرح عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اندسے ہو کر ان اعتراضوں کو
 مضبوط کر رہے ہیں اور دہرا رہے ہیں جو یہودی حضرت عیسیٰ پر کرتے تھے سچے بنی
 کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے کہ جو اعتراض اس پر کیا جائے گا وہ سادے
 نبیل پر پڑے گا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص ایسے مامورین اللہ کو رد کرتا ہے
 وہ گویا کل سلسلہ نبوت کو رد کرتا ہے۔

(منقول از تبذیر عقائد مؤلفہ محمد اسماعیل صاحب قادیانی ص ۱۴۸)

یہاں یہ واضح رہے کہ مرزا غلام احمد صاحب یا ان کے متبعین کی حبارتوں میں کہیں کہیں غمنہ
 اپنے مخالفین کے لیے مسلمان، کالفاظ استعمال ہو گیا ہے اسکی حقیقت بیان کرتے ہوئے ملک
 محمد عبداللہ صاحب قادیانی ریویو آف ریجنل کے ایک مضمون میں لکھتے ہیں :

”آپ نے اپنے منکرانہ کو ان کے ظاہری نام کی وجہ سے مسلمان لکھا ہے، کیونکہ
 عرب عام کی وجہ سے جب ایک نام مشہور ہو جائے تو پھر خواہ حقیقت اس میں عجز
 نہ بھی رہے اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔

جو احمدیت کے امتیازی مسائل مندرجہ ریویو آف ریجنل ص ۱۹۴ جلد ۱۲ نمبر ۱۲ ص ۳۸)

مسلمانوں سے عملی قطع تعلیق

مذکورہ بالا عقائد ملک بنا پر مرزائی صاحبان نے خود اپنے آپ کو ایک الگ ملت قرار
 دے دیا اور جیسا کہ نیچے عرض کیا جا چکا ہے، ان کا یہ طرز عمل مرزا غلام احمد صاحب کے
 دعووں اور تحریروں کا بالکل منطقی نتیجہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے

ان کے ساتھ شادی بیاہ کے تعلق قلم کرنے اور ان کی نماز جنازہ واکر نیکل بالکلیہ ممانعت کر دی۔

غیمیری کے پیچھے نماز

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے لکھتے ہیں کہ :-

”حکفر کرنے والے اور تنذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ پس یاد رکھو کہ مہیا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور کذاب یا مرتد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اِصَامُکُمْ مَعِکُمْ یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو ہمیں دوسرے فرقوں کو جو دعوائے سلطنت کرتے ہیں، بجلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے اعمال حبط ہو جائیں ؟“

(تحفہ مگوڑریہ ص ۲۸ حاشیہ صفحہ ۱۹۰۲، مطبوعہ مطبع مہدیہ برہہ)

غیر احمدیوں کے ساتھ شادی بیاہ

مرزا بشیر الدین محمود (خلیفہ دوم قادیانی صاحبان) لکھتے ہیں :-

”حضرت مسیح موعودؑ نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا کہ کئی قسم کی مجبور یوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو، لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اولؑ نے

اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا، اس اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا (اب میں نے اس کی سچی توبہ دیکھ کر قبول کر لیا ہے)۔“

(الغابہ خلافتؑ از مرزا بشیر الدین صاحب ۹ مطبوعہ اترکستان ۱۹۱۲ء)

آگے لکھتے ہیں :

”میں کسی کو جماعت سے نکالنے کا عادی نہیں لیکن اگر کوئی اس حکم کے خلاف کریگا تو میں اس کو جماعت سے نکال دلاں گا۔“

(حوالہ بالا)

البتہ مسلمانوں کی لڑکیاں لینے کو تو دینی مذہب میں جائز قرار دیا گیا ہے، اسکی وجہ بیان کرتے ہوئے مرزا غلام احمد کے دوسرے صاحبِ نواسے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ: ”وہ اگر کہہ کر ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔“

(کلمۃ الفصل ص ۱۶۹ مندرجہ ریور جلد ۱۴ نمبر ۱)

غیر مسلموں کی نماز جنازہ

مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں :

”وہ اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے، اسلئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ بھی نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا مکھر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر منہر دُئل اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے

ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے۔ شریعت دہی مذہب اس کے بچے کا قرار دیتی ہے پس میر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اسلئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔

(انوارِ خلافت ص ۹۳ مطبوعہ اتر ۱۹۱۶ء)

قائدِ اعظم کی نمازِ جنازہ

چنانچہ اپنے مذہب اور غلیضہ کے حکم کی تعمیل میں چودھری ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان نے قائدِ اعظم کی نمازِ جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی۔ منیر انکوائری کمیشن کے سامنے تو اسکی وجہ انہوں نے یہ بیان کی کہ :

”نمازِ جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانی احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے، اسلئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا جن کی امامت مولانا کر رہے تھے۔“

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب ص ۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائدِ اعظم کی نمازِ جنازہ کیوں ادا نہیں کی؟ تو اس کا جواب انہوں نے یہ دیا ،
”وہ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر؟“
(زمیندار لاہور ۸ فروری ۱۹۵۷ء)

جب اخبارات میں یہ واقعہ منظرِ عام پر آیا تو جماعتِ ربوہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا گیا کہ :

”مذہب چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائدِ اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائدِ اعظم احمدی تھے لہذا

جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔

{ ٹریکٹ ۲۲ بعنوان ”احادیث علماء کی ماست گوئی“ کا نمونہ ناشر مہتمم
[نشر و اشاعت نطارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع محبگ]

اور قادیانی اخبار ”الفضل“ کا جواب یہ تھا کہ :

وہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوعالب بھی قادیانیوں کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے
مُحسن تھے، مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسولِ خدا نے ؟

(الفضل ۲۸، اکتوبر ۱۹۵۲ء)

بعض لوگ چودھری غفر اللہ عنہ خان صاحب کے اس طرزِ عمل پر اظہارِ تعجب کرتے ہیں، لیکن
حقیقت یہ ہے کہ اس میں تعجب کا کوئی موقع نہیں۔ انہوں نے جو دین اختیار کیا تھا یہ اس کا لالہ
تھا نہ تھا ان کا دین، ان کا مذہب، ان کی اُمت ان کے عقائد ان کے افکار ہر چیز مسلمانوں
سے نہ صرف مختلف بلکہ ان سے بالکل متضاد ہے، ایسی صورت میں وہ قادیانیوں کی نماز جنازہ کیوں
پڑھتے؟

خود اپنے آپ کو الگ اقلیت قرار دینے کا مطلب

مذکورہ بالا توضیحات سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ مرزائی
مذہب مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب ہے جس کا اُمتِ سَلَامِیہ سے کوئی تعلق نہیں، اور اپنی
یہ پوزیشن خود مرزائیوں کو مستم ہے کہ ان کا اُمتِ سَلَامِیہ کا مذہب ایک نہیں ہے اور وہ مسلمانوں
کے تمام مکاتبِ فکر سے الگ ایک مستقل اُمت ہے۔ چنانچہ انہوں نے غیر منقسم ہندوستان
میں اپنے آپ کو سیاسی طور پر بھی مسلمانوں سے الگ ایک مستقل اقلیت قرار دینے کا مطالبہ
کیا تھا۔ مرزا بشیر الدین محمود کہتے ہیں :

دو میں نے اپنے نمائندے کی مدد سے ایک بڑے دھرم دار انگریز افسر کو کہلوایا جس کا نام پارسیل اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں جن پر اس افسر نے کہا کہ وہ قوافلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو، اس پر میں نے کہا کہ پاریسی اور عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں۔ جس طرح ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کئے گئے ہیں، اسی طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پاریسی پیش کر دو، اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرنا جاؤں گا۔

(مرزا بشیر الدین محمود کا بیان مندرجہ الفضل "۳۱" نمبر ۱۹۴۶ء)

کیا اس کے بعد بھی اس مطالبے کی معقولیت میں کسی انصاف پسند انسان کو کوئی ادنیٰ شبہ باقی رہ سکتا ہے کہ مرزائی امت کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے؟

مرزائی بیانات کے بارے میں ایک ضروری تنبیہ

یہاں ایک اور اہم حقیقت کی طرف توجہ دلانا از بس ضروری ہے اور وہ یہ کہ مرزائی صاحبان کا نوے سالہ طریقہ عمل یہ بتاتا ہے کہ وہ اپنے جماعتی مفادات کی خاطر بلا اوقات صریح غلط بیانی سے بھی نہیں چڑکتے۔ سمجھے ان کی وہ واضح اور غریب مہم تحریری پیش کی جا چکی ہیں جن میں انہوں نے مسلمانوں کو کھلم کھلا کافر قرار دیا ہے۔ اور جتنی تحریریں بھیچے پیش کی گئی ہیں۔ اس سے زیادہ مزید پیش کی جاسکتی ہیں، لیکن اپنی تقریر دہمیر میں ان گنت مرتبہ صریح اعلانات کے باوجود دہمیر انکوائری کمیٹی کے سوال کے جواب میں ان دونوں جماعتوں نے یہ بیان دیا کہ ہم غریب احمدیوں کو کافر نہیں سمجھتے۔

ان کا یہ بیان ان کے حقیقی عقائد اور سابقہ تحریرات سے اس قدر متضاد تھا کہ منیر انکوائری کمیٹی کے ج صاحبان بھی اسے صحیح باور نہ کر سکے۔ چنانچہ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں :-
دو اس مسئلے پر کہ آیا احمدی دوسرے مسلمانوں کو ایسا کافر سمجھتے ہیں جو دائرہ اسلام

سے خارج ہے؟ احمدیوں نے ہمارے سامنے یہ موقف ظاہر کیا ہے کہ ایسے لوگ کافر نہیں ہیں، اور فقط کفر جو احمدی مشرک میں ایسے اشخاص کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس سے کفر خفی یا انکار مقصود ہے یہ ہرگز کبھی مقصود نہیں ہوا کہ ایسے اشخاص دائرہ اسلام سے خارج ہیں، لیکن ہم نے اس موضوع پر احمدیوں کے بے شمار باقاعلامات دیکھے ہیں اور ہمارے نزدیک ان کی کوئی تعبیر اسکے سوا ممکن نہیں کہ مرزا غلام احمد کے نہ ملنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“

(پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ اردو ص ۱۲۱-۱۲۲)

چنانچہ جب تحقیقات کی بنا مل گئی تو وہی سابقہ نمبر میں جن میں مسلمانوں کو برکات کافر کہا گیا تھا پھر شائع ہوتی شروع ہو گئیں، کیونکہ وہ تو ایک وقتی جال تھی جس کا اصل مقصد سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

یہی حال سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر ماننے کا ہے کہ مرزائی پیشواؤں کی ایسی مترک تخریروں کا ایک اتار موجود ہے جس میں انہوں نے اپنے اس عقیدے کا برملا اعلان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کی آمد بند نہیں ہوئی بلکہ آپ کے بعد بھی بنی پیدا ہو سکتے ہیں، مثلاً ان کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا تھا کہ:

”اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے، تو کذا اب ہے آپ کے بعد نبی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں۔“

(انوار خلافت ص ۶ مطبوعہ اتر ۱۹۱۷ء)

لیکن حال ہی میں جب پاکستان کے دستہ میں صدیادروفذیرا غلام صفت جلسے میں یہ الفاظ بھی تجویز کئے گئے کہ ”میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری پیغمبر ہونے پر اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، تو قادیانیوں کے موجودہ خلیفہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ:

”میں نے اس حلف نامے کے افلا پر بڑا غور کیا ہے اور میں بالآخر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ایک احمدی کے راستے میں اس حلف کو اٹھانے میں کوئی ردک نہیں!“
(الفضل، جلد ۱۳، مئی ۱۹۷۳ء جلد ۶۲، ص ۱۵۱)

طاہر فرمائیے کہ جرات خلیفہ دوم کے نزدیک انسان کو جھوٹا اور کذاب بنادیتی ہے اور جس کا افسرانہ عوارضوں کے درمیان بھی جائز نہیں تھا، جب عہدہ صدارت و وزارت عظمیٰ اس پر موقوف ہو گیا تو اس کے حلیفہ افراد میں بھی کچھ صحت نہ رہا۔

اسلام کے ایک قطعی عقیدہ جہاد کی تفسیر

انگریزوں کی ان دغا شاعریوں کا نتیجہ تھا کہ مرزا قادیانی نے حکم کھلا جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کر دیا۔ جہاد اسلام کا ایک مقدس دینی فریضہ ہے اسلام اور مسلمانوں کی بقا کا دار و مدار اسی پر ہے شریعت محمدی نے اسے قیامت تک اسلام اور عالم اسلام کی حفاظت اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کا ذریعہ بنایا ہے۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات، حدیث و سنن اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار احادیث و حدیث حضور ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مثل نمونگی ان کا جذبہ جہاد و شہادت یہ سب باتیں جہاد کو ہر روز میں مسلمانوں کے لئے ایک دلولہ انگیز عبادت بناتی رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے۔ اَلْجِهَادُ مَا ظَهَرَ اِلٰی يَسِيْرُ الْقِيَامَةِ (ابوداؤد، نمبر ۴۰۰۰)

”وَمَا تَلَوْا مِنْهُ حَتّٰى لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً وَيَكُوْنُ الدِّیْنُ وَالدِّیْنُ وَالدِّیْنُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ“
”مک لڑو کہ فتنہ کفر و شرارت باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہو جائے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں فریضہ جہاد کی تاقیامت ابدیت اس طرح ظاہر فرمائی ہے، اَلَّذِي يَبْرَحُ هَذَا الدِّیْنُ فَاِنَّمَا يَمُوتُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقْرَمَ السَّاعَةُ (مسلم و مشکوٰۃ ص ۳۳۰)

ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا۔ اور مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔

لیکن مرزا غلام احمد نے انگریز کے بچاؤ اور تحفظ اور عالم اسلام کو ہمیشہ ان کی طوق فلاحی میں

باندھنے اور کافر حکومتوں کے زیر سایہ مسلمانوں کو اپنی سیاسی اور مذہبی سرکشوں کا شکار بنانے کی خاطر نہایت شدت سے عقیدہ جہاد کی مخالفت کی۔ اور نہ صرف برصغیر میں بلکہ پورے عالم اسلام میں جہاں جہاں بھی اس کو غاصری اور خفیہ سرگرمیوں کا موقع مل سکا جہاد کے خلاف نہایت شدت سے پروپیگنڈہ کیا گیا۔ مرزا صاحب کو جہاد حرام کرنے کی ضرورت کی تھی اس کا جواب ہمیں اورڈینڈیجک والٹر نے ہند کے نام قادیانی جماعت کے ایڈیس مندرجہ بالا افضل قادیان ۹۷۰ مہرمہم رجسٹری ۱۹۲۱ء سے نہایت واضح طور پر مل سکتا ہے۔ جس میں کہا گیا

”ہمیں وقت آپ (مرزا غلام احمد) نے دھمکے کیا۔ اس وقت تمام عالم اسلام جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا۔ اور عالم اسلامی کی اسی حالت تھی کہ وہ پٹرول کے پیپ کی طرح بھرنے کے لئے صرف ایک دیاسلانی کا محتاج تھا۔ مگر باقی سلسلہ نے اس خیال کی نفی اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف استدلال زد سے حمزہ شریعت کی کہ ابھی چند سال نہیں گزرے تھے کہ گورنمنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا پڑا کہ وہ سلسلہ ہے وہ امن کے لئے خطرہ کا موجب خیال کر رہی تھی اس کے لئے غیر معمولی اعانت کا موجب تھا۔ (حاملہ بالا)

جہاد منسوخ ہونے اور دنیا سے جہاد کا حکم تاقیامت اٹھ جانے پر مرزا صاحب کس شدت سے نفرت دیتے ہیں۔ ان کا اندازہ ان کی حسب ذیل عبارات سے لگایا جاسکتا ہے۔

اپنی کتاب اربعین میں ص ۱۵ کے حاشیہ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں،
”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی اس سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے

لے لے کر ہاتھ دیکر برکوبہ چیز جڑت ہوئے ہر کھنکھ میری بہت تھ ہے مرزا اور شیر خوار بچوں کو اگر تھوڑا سا قتل ہوا تو اس کا لشکر مرزا صاحب نے اس انداز میں یہاں پیش کر دیا ایمان لانے کے باوجود اور شیر خوار بچوں کو بھی شریعت کے سوا کسی مہم کے گنہگار نہیں تھی۔

بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر سہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور
عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قومیں کھلے بھلے ایمان کے صرف جزیہ دے کر
مؤاخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود یعنی بزرگمرد مرزا صاحب کے وقت
قطعاً جہاد کا حکم سوتون کر دیا گیا :

(از نوادانی مذہب ص ۲۲۵ فصل نمبر ۴ عنوان نمبر ۳۷)

ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۲۸ پر لکھتے ہیں۔

آج سے انسانی جہاد جو طور سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس
کے بعد جو شخص کافر پتھاراٹھا یا ادا پنا نام غازی رکھتا ہے۔ وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی
کرتا ہے۔ جن نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام ملوک کے جہاد ختم
ہو جائیں گے۔ سواب میں کٹر ظہر کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امن اور صلح کا رسی کا سید
بھنڈا بلند کیا گیا :

ایضاً

ضمیمہ تحفہ گزراویہ ص ۳۹ میں مرزا صاحب کا یہ اعلان ملتا ہے کہ :

اب چھوڑ دو جہاد کا نام دے دو تو خیال : دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دینے کا امام ہے : دیں کی تمام جگہوں کا اب اختتام ہے
اب اسلحہ سے فخر خدا کا نزل ہے : اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ نفی ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد : منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے افتاد
(تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۲۹)

نیز انگریزی حکومت کے نام ایک معروفہ میں جو ریویو آف ریپبلیک ماب ۱۹۰۲ء جلد ۱ ص ۲۹۸
نمبر ۱۲۱۸ میں ہے : مرزا صاحب لکھتے ہیں :-

”یہی وہ فرقہ (یعنی مرزا صاحب کا اپنا فرقہ) ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ
مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بے ہودہ رسم کو اٹھائے“ (از ریویو مئی ۱۹۰۲ء ص ۲۹۸)

رسالہ گوندنٹ انگریز ادب جہاد صغیر ۴۴ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں :
 ”دیکھو میں (غلام احمد قادیانی) ایک حکم نے کراپ لوگوں کے پاس آیا ہوں ، وہ یہ
 ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔“

ان تمام عبارات سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک جہاد کی مخالفت کا
 حکم خاص حالات سے مجبور یوں کا تقاضا نہیں بلکہ اب اسے ہمیشہ ہمیش کے لئے منسوخ و مہلک و ختم سمجھا
 جائے نہ اس کے لیے شرائط پوری ہونے کا انتظار رہے اور نہ ہی پوشیدہ طور پر بھی اس کی تعلیم جائز
 نہیں۔“

قرآن العلوب ص ۳۲۲ میں لکھتے ہیں : کہ

”اس فرقہ (مرزائیت) میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں۔ نہ اس کا انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ
 نہ ظاہر طور پر نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم ہرگز ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام
 جانتا ہے کہ دین کی شاعت کے لیے لڑائیاں کی جائیں۔“

”اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔“

(از منبر خطبہ الہامیہ صغیر نمبر ۱ طبع ربوہ مرزا قادیانی)

”سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ (ایضاً)

ایک مستقل مذہب اور ایک متوازی امت

ایک غلط فہمی | قادیانیت کے بارے میں ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ دو مسلمانوں کے خدا، دینی و علمی اختلافات اور مکاتب فکر میں سے ایک دینی و علمی اختلاف رائے اور ایک خاص مکتب فکر ہے اور اس کے پیروائیت اسلامیہ کے مذہبی فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک مذہبی فرقہ اور جماعت ہیں اور یہ اسلام کی کلامی و فقہی تاریخ کا کوئی انوکھا واقعہ نہیں۔

لیکن قادیانیت کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کرنے سے یہ غلط فہمی اور خوش گمانی دور ہو جاتی ہے اور ایک منصف مزاج اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ قادیانیت ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک مستقل امت ہیں جو دین اسلام اور امت اسلامیہ کے بالکل متوازی چلے ہیں اور اس کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے اس بیان میں کوئی مبالغہ اور غلط بیانی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

”یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف فتنات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ اللہ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں

ہیں اُن سے اختلاف ہے۔

اور یہ کہ

”حضرت خلیفہ اول نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام

اُرد ہے اور ہمارا اُرد ہے۔“

اسلام کی تاریخ میں اس سے پہلے ایک اور تحریک کی نظیر ملتی ہے جس نے اسلام کا نام لیتے ہوئے اور اپنے دائرہ عمل کو مسلمانوں کے اندر محدود رکھتے ہوئے اسلام کے نظام عقائد و افکار اور نظام زندگی کے بالکل متوازی ایک نظام اعتقاد و فکر اور ایک نظام زندگی کی بنیاد ڈالی اور اسلام کے دائرہ میں ریاست اندرون ریاست کی تعمیر کی کوشش کی۔ یہ تحریک باطنیت ہے یا اسماعیلیت جس سے قادیانیت کو حیرت انگیز مماثلت حاصل ہے۔

قادیانی تحریک اسلام کے دینی نظام قادیانی تحریک کا متوازی مذہبی نظام اور زندگی کے ڈھانچے کے مقابلے میں

ایک نیا دینی نظام اور زندگی کا نیا ڈھانچہ پیش کرتی ہے۔ وہ دینی زندگی کے تمام شعبوں اور مطالبوں کو بطور خود بخود پوری کرنا چاہتی ہے۔ وہ اپنے پیروؤں کو جدید نبوت، جدید مرکزِ حجت، عقیدت، انبی، دعوت، نئے روحانی مرکز اور مقدسات، نئے مذہبی شعائر، نئے معجزات، نئے اکابر، نئی تاریخی شخصیتیں عطا کرتی ہے۔ غرض یہ کہ وہ قلب و دماغ اور فکر و اعتقاد کا نیا مرکز قائم کرتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو اس کی ایک فرقہ اور فقہی یا کلامی دیستان یا مکتب خیال سے زیادہ ایک مستقل مذہب اور نظام زندگی کی شکل عطا کرتی ہے۔ اس کے اندر اس بات

سے خلیفہ محمد زبیر الدین محمود صاحب مندرجہ الخلفاء مندرجہ ۲ جولائی ۱۹۳۱ء، خلیفہ محمد قمر الدین دسمبر ۱۹۱۲ء

سے ملاحظہ ہو ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام۔ انڈیا کو زاہد علی برہنہ نظام کالج حیدرآباد

کا ایک واضح رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ نئی مذہبی بنیادوں پر ایک نئے معاشرے کی تعمیر کرے اور مذہبی زندگی کو ایک نئی شکل اور مستقل وجود بخشنے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ جو افراد خلوص اور جوش کے ساتھ اس تحریک و دعوت کو قبول کرتے ہیں اور اس کے دائرہ میں آجاتے ہیں مگر ان کے فکر و اعتقاد کا مرکز بدل جاتا ہے اور ان کی زندگی میں قدیم دینی مرکزوں اور اداروں (اپنے مسیحی معنی میں) اور شخصیتوں کی جگہ پر جدید دینی مرکز اور ادارے اور شخصیتیں آجاتی ہیں اور وہ ایک نئی امت بن جاتے ہیں جو اپنے جذبات، طریق فکر، حقیقت و محبت میں ایک مستقل شخصیت اور وجود کے مالک ہوتے ہیں۔ انفرادیت اور تقابل کا یہ رجحان قادیانیت کے اندر شروع سے کام کر رہا ہے اور اب وہ بلوغ و پختگی کے اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ قادیانی اصحاب بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ اسلامی شعائر و مقدسات کے ساتھ قادیانی شعائر و مقدسات کا مقابلہ کرتے ہیں اور ان کا ہم پلہ اور مساوی قرار دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسلام کے دینی نظام میں جو مرکز و مقام حاصل ہے۔ وہ غاسر ہے، لیکن قادیانی اصحاب مرزا صاحب کے رتھاراد ہم نشینوں کو صحابہ رسول ہی کا درجہ دیتے ہیں۔ ایک قادیانی ذمہ دار اس ذہنیت کی اس طرح ترجمانی کرتے ہیں:

”ان دونوں گروہوں (صحابہ کرام اور رفقاء مرزا غلام احمد صاحب)

میں تفریق کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک

نہیں۔ یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں، صرف نماز کا

فرق ہے۔ وہ بعثتِ اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں اور یہ بعثتِ ثانیہ کے۔“

اسی طرح وہ مرزا غلام احمد صاحب کے مدفن کو مرتد رسولؐ اور گنبد خضرا کا مماثل

شبیہ بتاتے ہیں۔ "الفضل" نے ۸ ارب و سبب ۱۹۲۲ء کی اشاعت میں قادیان کے شعبہ تربیت کا یہ بیان شائع کیا تھا جس میں ان شرکائے مجلس کی دینی بے حسی اور بددلی کی شکایت کرتے ہوئے جو قادیان حاضر ہونے کے باوجود مرزا صاحب کے مدفن پر حاضری نہیں دیتے کہا گیا ہے:

"کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے

اود و قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں حاضر نہ ہو۔ اس میں وہ روضہ
مظہر ہے جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے جسے
افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے
فرمایا: یُدْفَنُ مَعْنٰی بِنِیْ قَبْرِیْ۔ اس اعتبار سے گنبد خضر کے انوار کا پورا
پرہیز تو اس گنبد بیضا پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا ان بدکامی کے حصہ لے سکتے
ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرقہ مندر سے مخصوص ہیں کیا ہی
بد قسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے سچے اکبر ہیں اس تمتع سے محروم رہے؟

قادیانی اصحاب اس دینی و روحانی تعلق کی بنا پر جو نبی نبت اور نئے اسلام کا مرکز
ہونے کی بنا پر قادیان کے ساتھ قائم ہوا ہے، یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قادیان اسلام کے مقامات
میں سے ایک اہم ترین اور عظیم ترین مقام ہے اور وہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ساتھ
قادیان کا نام اپنا ضروری سمجھتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب اپنی ایک تقریر میں فرمایا:

"ہم مدینہ منورہ کی عزت کر کے خانہ کعبہ کی تہ تک کرنے والے
نہیں ہو جاتے، اسی طرح ہم قادیان کی عزت کر کے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ
کی تہ تک کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس

کیا اعدان تینوں مقامات کو اپنی تجلی کے اظہار کے لئے چنا؟
 خود مرزا غلام احمد صاحب قادیان کو سرزمین حرم سے تشبیہ و تمثیل دی ہو وہ فرماتے ہیں:
 زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
 اُن کے نزدیک قادیان کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود
 کی مسجد ہے۔ منارۃ المسیح کے اشتہار (۲۸ مئی ۱۹۰۷ء) میں اپنے لکھا ہے:
 ”جیسا کہ سیرِ مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو مسجد حرام سے بیٹا المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی بیڑمانی
 کے لحاظ سے آں جناب کو شوکتِ اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکاتِ اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ کہ
 پہنچا دیا۔ پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام انتہائے زمانہ تک آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا سیرِ کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد
 ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہینِ احمدیہ میں خدا کا کلام
 یہ ہے: مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ اور
 یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت
 بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان
 کا ذکر ہے۔“

ان سب بیانات اور قادیان کے بارے میں اعتقادات کا منطقی اور طبعی نتیجہ یہی ہوا
 چلے یہ تھا کہ اس کے لئے شدیدِ حال کر کے سفر کرنے اور وہاں سال بسال حاضر ہونے کو

حج ہی کا ایک مقدس عمل بلکہ ایک طرح کا حج سمجھا جانے لگے چنانچہ قادیانیت کے رہنماؤں اور
 زورداروں نے سفر قادیان کو ظلی حج کا لقب دیا ہے اور اسکو ان لوگوں کے لئے جو خانہ کعبہ
 کے حج کو نہ جاسکیں ”حج اسلام کا حج بدل“ قرار دیا ہے۔ مرزا ابشیر الدین محمود صاحب نے
 اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

”چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو قدرت رکھتے اور میر ہوں،
 حالانکہ الہی تحریکات پہلے غریبوں میں پھیلتی تھیں پھر غریبوں کو حج سے
 شریعت نے معذور رکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر
 کیا تاکہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور نادہ
 غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہو سکیں۔“

اس بارے میں اتنا غلو ہونے لگا کہ قادیان کے سفر کو حج بیت اللہ پر ترجیح دی جانے
 لگی اور اس ذہنیت کے لازمی و قدرتی نتیجہ ہے کہ قادیانیت ایک زندہ اور جدید مذہب اور
 اس کا مرکز ایک زندہ اور جدید مذہب کا روحانی مرکز قتل ہے جس سے نئی زندگی اور
 نئی مذہبی توانائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اسی بنا پر ایک قادیانی بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ
 ”جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو

اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے، اسی طرح اس حج ظلی کو چھوڑ کر
 مکہ والا حج بھی خشک حج رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں پر آج کل کے حج کے
 مقاصد پورے نہیں ہوتے۔“

قادیانیوں کی روش اور مسلمانوں کا رویہ

مرزا غلام قادیانی کی امت اور فیت قیام پاکستان سے قبل اور بعد بھی لوگوں میں انتشار اور فساد پیدا کرتی رہی ہے۔ انہوں نے انگریزی دور میں ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کو مذہبی جھنجھٹ بھی دیے اور مقابلہ مناظرہ کے اشتہارات بھی شائع کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پیش گوئیاں، الہام اور مخالف کی بربادی کے لئے کئی طریقوں سے دھوکہ دھمکی اور وارننگ بھی دیتے رہے ہیں۔ مگر قدرتی طور پر اور عام مشاہدہ حقائق و دلائل کے سلسلے میں یہ لوگ ناکام رہے کیوں کہ نہ تو یہ مسلمان ہیں نہ آریہ، ہندو اور عیسائی ہیں بلکہ صرف اور صرف قادیانی ہیں جن کا اپنا رسول اور مذہب ہے۔ محض اسلام کو بدنام کرنے کے لئے انتہائی کمزور باتوں سے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کیلئے عیسائیل اور آریاؤں سے شکست کھاتے رہے ہیں اور ان کو یہ تاثر دیتے رہے کہ وہ مسلمانوں کے نمائندہ ہیں۔ یہ ایک بڑی انگریزی عیسائی سازش تھی جو انہوں نے ہندوستان میں مرزا یوں لے کر ذریعہ افساد کی تھی شروع میں ان کا دعویٰ صرف مبلغ اور مبلغ کا قتلہ بعد میں مہدی اور مجدد اور آئمیں نبوت اور رسالت کا شروع کر دیا تھا۔ دراصل ان کا مقصد بھی یہی تھا۔ اس سے پہلے رہبر سل کی تھی۔ اتفاق کی بات کہ اس فتنے کو سب سے پہلے بے نقاب کرنے میں علما پنجاب کا بڑا حصہ ہے خاص کر علماء لدھیانہ اور مجلس احرار اسلام نے ان کو ہر محاذ پر شکست فاش نری ہے اس سلسلہ میں ہندوپاک کے تمام مکتبہ فکر کے علماء و مشائخ کی خدمات اور قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد انہوں نے سر نظر اشد قادیانی کے ذریعہ اہم کلیدی اور سرکار عہدوں پر قبضہ کر لیا۔ اور

خاص طور پر بیرونی ممالک میں اپنے گناہتے سرکاری کارندوں کے ذریعہ متعین کرائیے اور لوگوں کو غفر کرنا شروع کر دیا کبھی بلوچستان کو قلعہ دیا فی صوبہ بنانے کا منصوبہ اور کبھی حکومت برقیضے کے خواب دیکھنے لگے اور کھل کر مرزاویت کی تبلیغ شروع کر دی گئی مسلمانوں اور علما پر پابندیاں سختیاں اور گرفتاریاں پریشانیاں نئے نئے طریقوں سے عائد کر دی گئی مسلم ممالک سے تعلقات خراب کرائے گئے۔ خاص طور پر افغانستان سے تعلقات خراب کرانے کے لئے اس سلسلہ میں نظریۃ قادیانی سابقہ وزیر خزانہ جیٹیش پٹیل تھا۔ ان خطرناک قادیانی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے علما نے طے کر کے اسلئے میں وزیر اعظم ذوالن لیاقت علی خان سے مولانا قاضی احسن احمد شجاع آبادی نے ملاقات کی اور پورے حالات و واقعات اور حقائق سے ان کو آگاہ کیا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں تعاون کا وعدہ کیا۔ مگر اس سازش کا شکار ہو کر شہید ہو گئے۔ اس کے بعد بھی یہ سلسلہ اور سرگرمیاں جاری رہیں۔ مگر قادیانی ٹولے کی اندرونی تسلط کی وجہ سے کامیابی نہیں ہوئی تو تمام مسلم مکتبہ فکر کے علما احمد سیاسی قائدین نے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے نام سے شروع کر دی تمام مسلمانوں نے قائدین کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شیعہ نبوت پر دانے اس تحریک میں شامل ہو کر مقام شہادت سے سرفراز ہوئے جن کی تعداد تقریباً بارہ ہزار ہے اور ہزاروں زخمی گرفتار اور تباہ برباد ہوئے پوری اسلامی دنیا میں اس تحریک کا اثر ہوا۔ عالم اسلام میں قادیانی فتنے کے بارے میں بیداری پیدا ہوئی اور اس سے نفرت اور حفاظت پر غور و خوض شروع ہوا۔ اس کا پاکستان میں بھی بہت اثر ہوا۔ حکومت میں اس صورت حال پر تہدلی ہوئی مگر توقع سے کم۔ اسی طرح سب سے زیادہ اسٹیشن پر طلباء پر زیادتی کے بعد کئے گئے جوش و جذبہ سے قادیانیوں کی زیادتی کے خلاف تحریک شروع ہوئی اس

میں بھی تمام مسلم علماء، زعماء، مشائخ، دانشور، طلباء، مزدور، کسان اور ہر طبقہ فکر کے عوام اور تاجروں کا صحافی سب ہی شریک ہوئے۔ اس کی قیادت حضرت علامہ محمد یوسف جرنئی نے فرمائی تھی اس تحریک میں بہت ہی کامیابی ہوئی۔ انہیں غیر مسلم اقلیت کا کافر، مرتد اور غدار قرار دلا کر باقاعدہ قومی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں اس کی تصدیق اور تائید کرائی گئی اور وفاقی عدالتوں میں بھی ان کے بارے میں شرعی فیصلہ دے دیا گیا مگر آج تک قادیانی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے، وہ جہاں ہمیں بھی کلیدی اور اہم ٹھکان پر نازل ہیں۔ سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں مل اور فیکٹریوں میں وہاں مسلمانوں کو تنگ اور پریشان رہتے ہیں۔ اور ان کے رسائل، جرائد اسلامی اور قومی فیصلوں کے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔ افضل تحریک جدید لاہور ان کے رسائل ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی مذہبی اور سیاسی سازشیں سرگرمیاں شب و روز جاری ہیں۔ جبکہ مسلمان، پرامن اور صلح پسند اور شرافت کی وجہ سے خاموش ہیں اور ملک و ملت کے مفاد کی وجہ سے کوئی اقدام نہیں کر رہے ہیں۔

مندرجہ بالا حالات کی معلومات کیلئے منیر علی نقوی رپورٹ ۱۹۵۳ء کا مطالعہ کریں۔
 مطبوعہ، مکتبہ البساط صحابہ، رادی روڈ، لاہور، پاکستان

قادیانیوں کی خطرناک چال اور نیا چال

قادیانی امام مسلمانوں کو ملک اور بیرون ملک مختلف طریقوں سے گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ لوگوں کو کہتے ہیں کہ ہم تو مرزا غلام قادیانی کو صرف مصلح یا مبلغ مجدد کہتے ہیں اور سلسلہ احمدیہ میں بیعت کرتے ہیں اور بعض لوگوں کو کہتے ہیں ہم مرزا قادیانی کو اُمتی جی مسیح، موعود یا غیر تشریفی نبی کہتے ہیں۔ سادہ اور عام مسلمان خاص طور پر امریکہ، برطانیہ، فرانس اور کینڈا، آئرلینڈ وغیرہ میں لوگ ان سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور انہی متاع ایمان گنواہتے ہیں اور اس طرح وہ ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ بعض موقعوں پر قادیانی گماشتے ساؤ لوچ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں وہ مرزا قادیانی کے بارے میں اور سلسلہ احمدیہ کے بارے میں استخارہ کر لیں۔ حالانکہ صاف بات ہے کہ مرزا کو مسلمان سمجھنا ہی کفر ہے بلکہ وہ تو صحیح انسان ہی نہیں تھلا مسلمانوں کو چاہئے کہ آئندہ لوگوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کریں کہ اس نے کیا دعوے کئے۔ اس کی تحریروں کی روشنی میں کیا تھا اور کس کام کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اسلام اور عالم اسلام کو کس طرح کتنا نقصان پہنچایا تاکہ لوگ اس کے جال اور اس کی چالوں سے باخبر ہو سکیں۔ قادیانی استخارہ کے نام پر عام مسلمانوں کو تباہ کر کے یہ تاثیر دیتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا کر دیں اور اس طرح کسی مردود اور گمراہ سے عقیدت پیدا کر لیں حالانکہ اسلام میں کسی نئے نبی کی آمد کا قصہ ہی کفر سے بدتر ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ قادیانی مسلمانوں کو سحر جلاو اور سمر بزم اور دوسرے سفلی

عملیات کے ذریعہ مرعوب اور گمراہ کرنے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں جس سے اکثر مسلمان
 مبلغ بے خبر ہیں اور دشمن اسلام حربے اور حرص لاپچہ سبز باغ دکھا کر لوگوں کو نئے
 جال اور اپنی خطرناک چال سے شکار کرتے رہتے ہیں۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے
 مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اشاعت اور اس کے مخالفین کی تمام سرگرمیوں کا جائزہ لیتے رہنا
 چاہیے اور پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان سے مابطلہ رکھنا چاہیے
 اس کے علاوہ تمام مکاتبہ فکر کے جید علماء دینی مدارس سے بھی اس سلسلہ میں رابطہ رکھنا چاہیے
 نوٹ:۔ اس کے علاوہ امریکہ، افریقہ اور یورپین مغربی ممالک میں بھی عام مسلمانوں کے
 گھروں پر کمیٹ اور کتابچے بذریعہ ڈاک ارسال کر کے ان کو قادیانی اشتعال ایجنڈا پھر
 روانہ کرتے رہتے ہیں۔

میری اُمت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہ
 دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین
 ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابوداؤد جلد دوم صفحہ ۲۳۲ باب الفتن

ترمذی، جلد دوم صفحہ ۲۵ ابواب الفتن

حدیث صحیح

قادیانیت کا سیکنڈ ایڈیشن، لاہوری گڑھ

مرزا غلام قادیانی کے مرنے کے بعد حکیم نور الدین بھڑی سرگودھا، قادیانیوں کا پہلا خلیفہ بنایا۔ بات کم حضرات کو معلوم ہوگی کہ دراصل مرزا غلام قادیانی کی پشت پر حکیم نور الدین بھڑی ہی کام کر رہا تھا۔ کیوں کہ یہ شخص بڑا جتید عالم فاضل اور بہت سے علوم اور فنون کا ماہر تھا۔ اور حکیم حاذق تھا۔ مگر مرزا قادیانی کا ہم عقیدہ ہونے کی وجہ سے غارت از اسلام تھا۔ اس نے مرزا کی بہت سی پوشیدہ بیماریوں کا بڑی مہارت سے علاج کیا تھا۔ حتیٰ کہ مرزا کی نامزدی، اعصابی، جنسی اور دیگر چھیدہ بیماریوں کو درست کر دیا تھا۔ اسی لئے قادیانیوں نے مرزا کے مرنے کے بعد اس کو اپنا گرو تسلیم کر لیا تھا۔ مگر اسی دوران محمد علی لاہوری ایم اے نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے قادیان سے لاہور منتقل ہو کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کیلئے ایک نہایت خطرناک نیا حربہ استعمال کیا۔ تاکہ وہ سادہ لوح مسلمانوں اور جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو ارتداد کے ٹھنڈے جال میں پھنسانے اور ان کے دلوں سے مرزائیوں کی طرف سے انکار ختم نبوت کی وجہ سے پیدا شدہ نفرت کو ختم یا کم کر سکے۔ جبکہ یہ لاہوری محمد علی کافی عرصے تک مرزا قادیانی کے ساتھ اتحاد و یقینت اور فضالت پھیلانے میں اس کے ساتھ شریک رہا تھا اور مرزا کے تمام اسلام دشمن دعوے کفریہ عقائد انکار ختم نبوت و ذات عسیٰ و تسنن جہاد و تحریف قرآن، انبیاء و کلام کی توہین اور سلاف پر بد اعتمادی میں اس کا حامی تھا۔ حالانکہ اس نے اپنے عقائد کی صداقت پر بھی مرزا قادیانی کے تمام کفریہ عقائد سے تائب اور رجوع ہونے کا اعلان نہیں کیا۔ صرف ایک فرد کے لئے اس نے بیان دیا کہ ہم مرزا غلام قادیانی کو نبی نہیں مسمیٰ

موجود مہدی اور مجدد ملتے ہیں۔ گویا لاہوری پارٹی کا دعویٰ ہے کہ وہ مرزا کو نبی نہیں مانتی بلکہ صرف مجدد مانتی ہے۔ اور غیر احمدیوں کو کافر کہہ بجائے ناسق قرار دیتی ہے۔ یہ کس قدر جلازی اور مخاطبے ایک شخص جب دائرہ اسلام سے بہت سے کفریہ عقائد کے علاوہ دعویٰ نبوت کی بنا پر کافراؤں میں قرار دیا جا چکا ہو وہ پھر کس طرح مہدی، ہادی، مسیح، موعود اور مجدد بن سکتا ہے۔ ایسا آدمی تو مسلمان کی انسانیت سے کبھی گرجا ہے۔ جو شرعی طور پر واجب التنبہ تھا اس کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔ اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے۔ لاہوری پارٹی کے منہ جہاں بیان کس قدر پر فریب اور مخاطبہ پر مبنی ہیں ملاحظہ فرمائیے اور خبردار ہو جائیے۔ وہ لوگ جو مرزا غلام قادیانی کے ہاتھ پر بیعت نہیں مگر انہیں کافراؤں کا زب بھی نہیں کہتے۔ ایسے لوگ بلاشبہ ایک نرذیک کافر نہیں، ناسق ہیں۔ (النبوة فی الاسلام، صفحہ نمبر ۱۵۸ مطبوعہ لاہور)

محمد علی لاہوری ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:- اور مسیح موعود کی تحریروں کا انکار درحقیقت مخفی رنگ میں خود مسیح موعود کا انکار ہے، (النبوة فی الاسلام) طبع دوم لاہور، اسی طرح لاہوری پارٹی کے پارٹی کے ایک ناظر انٹر حسین گیلانی لکھتے ہیں کہ جو تکذیب کرتا ہے۔ اسے متعلق ضرور فرمایا کرتے کہ ان پر فتویٰ کفر لوٹ پڑتا ہے۔ کیونکہ تکذیب کرنے والے حقیقۃً مفقوی قرار دیکر کافر ٹھہرتے ہیں (مباحثہ راولپنڈی ۲۵۱ مطبوعہ قادیان) ان تحریروں کو ملاحظہ کرنے کے بعد کوئی غیرت مند مسلمان لاہور قادیانیوں کو مسلمان کے قریب بھی تصور نہیں کر سکتا چاہے اس کے اسے مقام مجدد اور مسیح موعود بنایا جائے لیکن لوگ خاص طور پر امریکہ، برطانیہ، اور فرانس میں اس گروہ کا لاعلمی کی وجہ شکار ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک کھڑا زار تعداد کا چہرہ ہوا ہے جو مرزاؤں نے اپنی ناکامی نام لاری اور دعوائی پر جدید طریقہ اختیار کیا ان کی تاویلات اور تحریقات مرزا قادیانی سے بڑھ کر ہیں اس لئے زمین کے مسلمانوں سے زیادہ میری مسلمانوں کو ان سے زیادہ متاثر نہ چاہئے، اللہ تعالیٰ ان کے شر اور فساد و فتنے سے ہمیں محفوظ فرمائیے آمین

اسلامی شعار کا غلط استعمال اور بھرتی قادیانیوں کی چوری اور سیدہ زوری

غیر مسلم قادیانیوں کی زیارتی اب روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ وہ کبھی کاغذیہ
کا بیع لگاتے ہیں اب کبھی آذان اور مسجد کا ذکر کرتے ہیں۔ کبھی قرآن کیم کی آیت پڑھتے
ہیں۔ حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سب خالص اسلامی شعار ہیں اور صرف ایک مسلم
ہی کو زیب دیتا ہے کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرے اپنی عبادت
گاہ کو مسجد کہے۔ اور آذان اور قرآن کیم کی تلاوت کرے اس کے علاوہ کسی غیر مسلم اور
مرتد کو ہر گز ان کے استعمال کا کوئی حق نہیں۔ کیوں کہ جب پوری طرح اُمت مرزائیہ
کا کھرا در ارتداد ظاہر ہو گیا ہے تو ان کو ان پاکیزہ کلمات کے استعمال کا کوئی حق
نہیں۔ دنیا کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کی مذہبی اصطلاحیں استعمال کرنے
کا کوئی حق نہیں اسی طرح کسی یہودی کو عیسائی یا ہندوؤں کی مذہبی اصطلاح کے
استعمال کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ کسی غیر فوجی کو فوجی وردی اور اس
کے دیگر تمغے کا کوئی حق نہیں۔ کسی امریکی کو روسی یا کمیونسٹ نظریات کا پرچار
اور اس کے پروگرام یا مونیو گرام وغیرہ کے استعمال کا کوئی حق حاصل نہیں۔ کسی

مسلمان کو یہودی یا قادیانی پارسی یا ہندو کے مذہبی شعار کے استعمال کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہونی چاہیے کہ کسی قادیانی یا مرزائی کو اسلامی شنائے کے استعمال کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اب اگر وہ خارج از اسلام ہونے کے بعد بھی اسلام کی اصطلاح استعمال کرتا ہے وہ مجرم ہے اور اسے قانونی اور شرعی سزا دینا اور جمہوری اور دیگر حکمرانوں کا فریضہ ہے۔ کیوں کہ ان سے تمام مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے اور اسلامی غیرت، حمیت اور شریعت کے خلاف اس حرکت کو کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اب قادیانی غلامی اخلاقی شرعی اور قانونی طور پر تردید قرار پانے کے بعد اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے اور بضد ہیں تو مسلمانوں اور اسلامی حکومت کو جو اقدام کرنا چاہیے تھا وہ کیا تو مرزائیوں نے دنیا میں انسانی حقوق اور سیاسی پناہ کے نام پر اپنی مظلومیت کا پردہ پگینڈ کر کے آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں ان کو شرم آنی چاہیے کہ جب تم نے خود ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ منقطع کر لیا اور دین اسلام سے انحراف کر لیا ہے تو پھر تمہاری کیا حیثیت ہے۔ مرزا غلام قادیانی کی جعلی ثبوت کا شکار ہونے کے بعد مسلمان تو کیا صحیح انسانیت بھی باقی نہیں رہتی۔ اس لئے کسی مرزائی قادیانی لاہوری کو دین اسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو جعل سازی کے لئے اور دھوکہ بازی کیلئے استعمال کرنا ناقابل معافی جرم ہے۔ مرزائی قادیانی دراصل بیرونی ممالک میں ان اسلامی شنائے کو استعمال کر کے وہاں کے عوام میں یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اب بھی مسلمان ہیں مگر ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے اب ہر جگہ عوام و خواص باخبر ہو چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلمان عوام کے مطالبے حکومت نے ان کے اسلامی شنائے کے استعمال پر سخت پابندی

عائد کر دی ہے جس کی تمام مسلمانوں نے تحقیر کی ہے۔ اسی کتاب کے آخری صفحات پر ان سرکاری ٹکڑیوں کی فوٹو کاپی ملاحظہ کی جاسکتی ہے گزشتہ چند سالوں سے قادیانی شرارت اور اشتعال پھیلانے کے لئے ان حرکتوں کی وجہ سے ذلت اور رسوائی اٹھا کر سزایاب بھی ہوئے ہیں۔ ہم دنیا کے تمام غیر متقدم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ جہاں کہیں قادیانی اس قسم کی تخریب کاری میں ملوث ہوں انہیں گرفتار کر لیں اور ان کے ہتھکڑیاں لگا کر انہیں جیل میں رکھیں۔

مآخذ و معاون کتب

- ۱۔ ترجمان سنتہ : از مولانا سید بر عالم مہاجر مدنیؒ مطبوعہ۔ مکتبہ رحمانیہ لاہور
- ۲۔ ختم نبوت کامل : از مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیعؒ مطبوعہ۔ مکتبہ المعارف دارالعلوم پاکستان کراچی۔
- ۳۔ مطالعہ قادیانیت : از مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ مطبوعہ نشریات اسلام کراچی۔
- ۴۔ قادیانی فتنہ : از ملت اسلامیہ کا موقف پاکستان قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ۔ ملتان۔
- ۵۔ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ : از پروفیسر محمد الیاس برقیؒ مطبوعہ شیخ محمد شوق لاہور
- ۶۔ قادیانی کیوں مسلمان نہیں : از مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مطبوعہ عمران اکیڈمی لاہور
- ۷۔ ماہنامہ قومی ڈائجسٹ ۱۹۸۴ء اشاعت خاص قادیانیت لاہور پاکستان۔

مرزا قادیانی کی کہانی

خود اس کی زبانی

مسلمانوں کو مرزا قادیانی سے کبھی کوئی بغض و عناد ذاتی یا کسی اور وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ خود اس کی اپنی سابقہ اور گزشتہ حالت مقتدار ہی ہے کس کس بات کا ذکر کیا جائے اور کیا بتایا جائے کتنے حوالے تحریر کئے جائیں۔ کھانپوں، کفر، فحش کبر و غرور شرم و حیا کے واقعات سنائے جاتے۔ جہنم ذکر کرتے ہوئے بھی انسان شرماتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کو کبھی ان پر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا ہے۔ وہ ذرا آئینہ قادیانیت میں اپنا چہرہ ملاحظہ فرمائیں تو ان پر حقیقت واضح ہو کہ وہ کیا ہیں مرزا قادیانی کیا تھا۔ خود لکھتا ہے کہ چونکہ میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام غلام مرتضیٰ، قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کا رہنے والا فرقہ کا پیشوا ہوں جو پنجاب کے اکثر مقامات میں پایا جاتا ہے اور سبز ہندوستان کے اکثر اضلاع حیدرآباد بمبئی مدراس اور ملک اور شام اور بخارا میں بھی میری جماعت کے لوگ موجود ہیں لہذا قرین مصلحت سمجھتا ہوں کہ یہ مختصر سالہ اس غرض سے لکھوں کہ اس محسن گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر میرے حالات اور میری جماعت کے خیالات سے واقفیت پیدا کریں۔ یہ مولف تاجِ عزت ملک مظہر قیصر ہند دام اقبالہ کا واسطہ ڈاکٹر غریب گورنمنٹ عالیہ انگلش کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے باوجود گزارش کرتا ہوں کہ

براہ کرم غریب پردہ ری اور کرم گستری اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔ آگے لکھتا ہے کہ میں تاج عزت عالی جناب حضرت مکرّمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبال کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس رسالہ کو ہمارے حکام عالی مرتبہ توجہ اول سے آخر تک پڑھیں۔

اپنی پیدائش کے بارے میں کشف الفضا از تصنیف مرزا قادیانی - میں کہتا ہے کہ میری پیدائش ۱۲۳۹ھ یا ۱۲۴۰ھ مسکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔ کتاب البریہ ص ۱۳۲ تا ۱۳۶ میں تفصیل ملنا چاہیے (توضوآن کے بارے میں لکھتا ہے کہ میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۲۵۸ھ میں پچاس گھوڑے اپنی گھر سے خرید کر دربار پچاس جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کی مدد کی تھی۔ (تحفہ قیصریہ ص ۱۶ از غلام قادیانی)۔

اپنے مرض کی حالت بیان کرتا ہے اور حکیم نور الدین، کو خط میں لکھتا ہے جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ میں عاجز مبتلا ہے۔ مجھے یقین نہیں کہ آپ کو کیا ہی ہو۔ جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں المکتوب حکیم نور الدین کو ایک خط میں لکھتا ہے المکتوب ۱۲۵۸ھ (۱۳) وہ دوائیں جس میں مردارید داخل ہیں جو کسی قدر آپ دے گئے تھے۔ اس کے استعمال سے بفضل تعالیٰ مجھ کو فائدہ ہوا۔ قوت باہ کو ایک فائدہ یہ دوا پہنچانی ہے اور معوی مددہ اور کاہلی سستی کو دور کرتی ہے اور کئی عوارض کو نافع ہے آپ ضرور استعمال کر کے مجھ کو اطلاع دیں مجھ کو تو سب بہت موافق آگئی۔

مرزا غلام قادیانی کے دعوے

— اور —

بدکلامی و لہجہ تراشیوں کی جھلکیاں

مرزا غلام قادیانی کون تھا اور کس قماش کا اس کا مزاج تھا اس کی ذہنیت اور اس کی طبیعت میں اور فطرت میں کیا کیا باتیں پوشیدہ تھیں جو اس کو ان چیزوں پر مجبور کرتی تھیں کہ وہ لوگوں میں ان کا اظہار کرے مندرجہ ذیل تحریر میں اس کی خاکسائی کرتی ہیں جو اس کی کتابوں سے علماء کرام نے مسلمانوں کے سامنے پیش کی ہیں۔ ان واقعات اور حالات کے بعد بھی اگر کوئی قادیانی یا لاہوریوں کا شکار ہوتا ہے تو اس کو جان لینا چاہیے کہ وہ خدا کے غضب اور عذاب میں مبتلا ہے۔

دعوے

- ۱۔ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور اتنیار نے نبی اللہ رکھا ہے۔

(نزول المبعوث ۱۸)

- ۲۔ اس واسطے کہ ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اسی نام محمد اور احمد

میں رسول بھی ہوں اور بنی بھی (ایک غلطی کا ازالہ ۲۷ مباحثہ راولپنڈی)۔
 ۳۔ اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے
 ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہیں جو امی بھی ہے اور بنی
 بھی۔ (حقیقتہ الوحی ۲۸)

۴۔ صریح طور پر بنی کا خطاب مجھے دیا گیا ہے

(تمہ حقیقتہ الوحی ۱۵ مباحثہ)

۵۔ سچا خدا ہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۱)

۶۔ حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس
 میں ایسے لفظ رسول مُرسَل اور بنی کے موجود ہیں نہ کہ ایک دفعہ بلکہ
 ہزار دفعہ۔ (براہمین احمدیہ ۳۹۸)

۷۔ میں رسول اور بنی ہوں یعنی باعتبارِ ظہیریت کاملہ کے میں وہ آئینہ
 ہوں جن میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔

(نزدل المسیح ۳۷ حاشیہ مباحثہ راولپنڈی)

۸۔ پس باوجود اس شخص (مسح موعود) کے دعوائے نبوت کے جس کا نام
 غلطی طور پر محمد و احمد رکھا گیا ہے پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی وہ ہاں

(ایک غلطی کا ازالہ ۲۸ مباحثہ راولپنڈی)

۹۔ میں کوئی تباہی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں بنی آچکے ہیں۔ (الحکم اپریل ۱۹۸۷ء)

۱۰۔ خدا کو پہنے یہ کاکیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُٹتی ہے اور ایک پہلو سے بنی ۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ از مباحثہ راولپنڈی)

۱۱۔ تیرے نزدیک بنی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو خدا نے میرا نام بنی رکھا مگر بغیر شریعت (تجلیات) لہبیہ ۳۶ از مباحثہ راولپنڈی)

۱۲۔ میں آدم ہوں شیت ہوں نوح ہو میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں میں اسماعیل ہوں میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ہوں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مظہر اتم ہوں یوں ظلی طور پر میں محمد اور احمد ہوں ۔

(حاشیہ حقیقیۃ الوحی ۲۷ نزول المبعوث ۱۴ از ختم نبوت ۵)

۱۳۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

واقع البلا ص ۲۲ ختم نبوت یہ تمام حوالے مفتی اعظم پاکستان

مولانا حفرت مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب ختم نبوت سے ماخوذ ہیں ۔

شائع کردہ ادارہ المعارف کراچی ۱۴ پاکستان ۔

۱۴۔ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھک اپنی شان میں محمد دیکھتے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھتے قادیان میں

۴۱۳
(از تاضی ظہیر الدین اسماعیل قادیانی منقول از اخبار پیغام صلح ۱۴ مارچ ۱۹۷۴ء)

اب ملاحظہ فرمائیں اپنے نہ ماننے والے مسلمانوں کو گالیال اور اتنی تکفیر

۱۵۔ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے۔

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۶۴)

۱۶۔ کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کر لی ہے۔

۱۷۔ جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی ہے یہودی ہے مشرک ہے (تذکرہ صفحہ ۲۲۷)

۱۸۔ بلاشبہ ہمارے دشمن بیابالوں کے خستہ ہو گئے ہیں اور ان کی عورتیں کیتوں سے بھی بڑھ گئی ہے۔

(در ثمین صفحہ ۲۹۲)

۱۹۔ جو شخص ہماری فتح کا فائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو

و لہذا الحرام بننے کا شوق ہے ۔

(الانوار الاسلام صفحہ ۲۰)

۲۰۔ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۲ از خاتمہ بحث صفحہ ۲۶)

۲۱۔ کافر کہنے والا منکر ہوگا اور جو شخص اس دعوے سے منکر ہے وہ بہر حال کافر ٹھہر گیا ۔

(براہین احمدیہ حصہ ۲ طبع دوم صفحہ ۶۶ خاتمہ بحث ۲۶)

مرزا قادیانی کی لن ترانیاں اور بد زبانی

۲۲۔ اس خدا کی تعریف جس نے مسیح ابن مریم بنایا

(اربعین ۱۳۲، ۳۳)

۲۳۔ حضرت مریم ہونے کا دعویٰ ۔ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور اس کے بعد یہ کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی ہے اور پھر روح پھونکنے کے بعد مریم مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہو گیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا

(حاشیہ براہین احمدیہ ۲۹۶ کشتی نوح ۲۶/۲۷ حاشیہ حقیقۃ الوحی ۶۷)

کرشن اور آریوں کا بادشاہ ہونیکا دعویٰ

۲۴۔ آریہ لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے اور آریوں کا بادشاہ (حقیقتہً الٰہی) (۱۵)

۲۵۔ حجر اسود ہونے کا دعویٰ اور بیت اللہ ہونے کا دعویٰ الہامیہ (الہام یہ ہے کہ۔ یکے پائے من میں بوسیدہ و من می گفتم کہ حجرہ اسود منم۔

(حاشیہ اربعین صفحہ ۴۴ اور ۱۵)

۲۶۔ بیت اللہ ہونے کا دعویٰ۔ خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے حاشیہ اربعین ۴/۱۵۱ حاصل ہونا عبادت مذکورہ حاشیہ براہین احمدیہ حصہ ۱ ۲۹۶ کشتی لوح صفحہ ۴۱ پر موجود ہے۔

(حوالہ بات ماخوذ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب)

(مکتوبات احمدیہ جلد نمبر ۵۔ خط نمبر ۴۔ از یعقوب عرفانی قادیانی)

صدرزاقادیانی کے فوت :- لاہور میں ایک ماہ شدید بیمار رہنے کے بعد
اچانک دست و پائی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ اس دن ۱۹ شوال ۱۳۶۱ھ بمطابق ۲۶ مئی ۱۹۴۱ء
بجے صبح کا وقت۔ (حوالہ منیمہ اخبار الحکیم ۲۸ مئی ۱۹۴۱ء)

قوی ڈائجسٹ قادیانیت نمبر ۴، ۱۹۸۲ جولائی مکہ و مدینہ کی برابری کیلئے خلیفہ محمود
کا مشہر ملاحظہ ہو! از منصب خلافت

۱۔ زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
اپنے قبرستان کو بہشتی مقبرہ قرار دیا گیا۔ کشتی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھایا
گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور پھر الہام ہوا تو نے زمین کے تمام مقابر
اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتی (سرزاقادیانی کے مکاشفات ۵۹ از منظور الہی، قوی
ڈائجسٹ ۱۹۸۳ء)

ایک اور جگہ لکھا ہے

خاک اطمینان کرتا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے سہلوگوں پر بڑے احسانات ہیں
سہیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسے نستانوں سے محفوظ رکھے
(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۶۱۔ از بشیر قادیانی)

مرزا جی میں جیفس کاخین ہونا اور پھر اس کا بچہ ہونا۔

منشی الہی بخش کی نسبت یہ الہام ہوا ہے لوگ خون جیفس تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں
یعنی ناپاکا اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور دیکھنا چاہتا ہے کہ جو اپنی متواتر
لحمین جو تجھ پر ہیں دکھلا دے اور خون جیفس سے تجھے کیونکر مشابہت ہو اور وہ

کہا کچھ میں پاتی ہے پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو
خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا (حاشیہ اربعین صفحہ ۸/۷) از ختم نبوت
(مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان)

مرزا قادیانی کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں اور غند کریں۔ ۵
کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انب الازل کی عمار

(براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۳)

مرزا احمد! ہونے کا دعویٰ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں
یقین کیا وہی ہوں۔ تذکرہ صفحہ ۱۹۳ ایک اور دعویٰ میں نے (مرزا) پہلے
آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ تذکرہ ۱۹۳ سیدنا حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے بارے میں گستاخی آپ کے خاندان بھی نہایت پاک اور منظر ہے
تین دادیاں اور تین نانیاں نہ ناکار۔ تمہیں جن کے خون سے اکاؤ جو دظہور پڑے
ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آکھ صفحہ ۳۱) اور ایک جگہ لکھتا ہے کہ یہ یاد رہے
کہ آپ کو کسی تندرست بھوٹ لولنے کی سات تھوڑے کئے سما کے ناپاک اور گستاخی جھلے
نقل کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ یہ کس قدر عجیب و غریب تھا جس نے خدا کے
برگزیدہ رسولوں اور انبیاء اور خاندان نبوت علی السد علیہ وسلم کے مقابلے
میں اپنی بیویوں کی ام المؤمنین اور اپنے گماشتے کو صحابی اور اپنی مسجد کو مسجد
اقصیٰ اور اپنے آپ کو رسول اور نبی کہلاتا تھا ہے مسلمانوں کو عمر بھر گالیاں دیتا
ہوا اور بڑے بڑے دعوے کرتے ہوئے ہلاک ہوا۔

قادیانیوں کو دعوتِ اسلام

تمام قادیانیوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ مسلم عوام اور علماء کرام کو ان سے کسی قسم کا بعض غنا یا دشمنی نہیں ہے۔ وہ تو صرف ان کی خیر خواہی کیلئے قرآن و سنت کی روشنی میں مرزا غلام قادیانی کے دجل، مکر و فریب اور انبیاء کرام پر الزام تراشی کو بڑے افتراء، اسلاف پر برا عتمادی، بدکلامی اور اسلام کے خلاف اس کی تحریف و تاویلات کا جواب بڑے احسن طریقے سے دیتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے جھوٹے دعوے متضاد باتیں اہل حق کا تمسخر اور اس کی لٹ ترانیوں اور اس کے پیدا کردہ فتنہ و فساد سے مسلم عوام کو آگاہ کرتے ہیں اور اس کی اصلاح کرتے رہے ہیں۔ کیوں کہ مسلم عوام اور علماء کرام نے کوئی زیادتی نہیں کی ہے بلکہ وہ اپنی دینی اور اخلاقی ذمہ داری پورا کرتے ہیں اس کے برعکس قادیانی گروہ ابھی تک اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا۔ وہ کسی قسم کی صحیح بات اور حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔ نہ تو قرآن و سنت کی واضح حقیقتوں کو تسلیم کرتا ہے۔ اور نہ ہی سرکاری عدالتوں اور قومی اسمبلی کے قانونی اور جمہوری فیصلوں کو تسلیم کرتا ہے یہاں تک کہ دفاعی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کو بھی نہیں مانتا ہے۔ حالانکہ پوری دنیا کو معلوم ہے کہ اسلامی دنیا میں تمام مسلم ممالک نے انہیں غیر مسلم اور خارج از اسلام قرار دے دیا ہے۔ ایسے حالات میں انہیں ان مذکورہ فیصلوں کو تسلیم کر لینا چاہیے تھا۔ آپ کو مرزا غلام قادیانی کی کتابوں اور اس کے حالات کا

علم ہو گا۔ اور اس کے ذاتی مذہبی اور اخلاقی کبریت بھی معلوم ہوں گے۔ اب آپ
 اپنے ضمیر سے معلوم کریں کہ آپ کس پوزیشن میں ہیں۔ آپ کو کیا کرنا ہے آپ اپنی
 ہر طرح حیثیت کیفیت کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ دوسری جانب سید المرسلین فاطمہ الزہراء حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں عصمت، عظمت اور جامعیت، محبت و
 شفقت، شفاعت و رحمت اور مقام ختم نبوت کو ملاحظہ فرمائیں یہاں کیا کمی ہے؟ اگر
 آپ ہی آنکھیں بند کر لیں تو اس کا کیا علاج۔ اب بھی وقت ہے کہ تھا بہری، باطنی
 آنکھیں کھولیں صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آ جائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ اسلام کا رحمت
 برداشت کھلا ہوا ہے۔ مرنے سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے
 وابستہ ہو جائیں اور مسلمانوں کی اسلامی برادری میں شامل ہو جائیں۔ آپ کی تمام پریشانیوں
 اور بے چینیوں، ذلت اور رسوائی گمراہی کا واحد علاج یہی ہے۔ یہ کسی قدر افسوس
 کی بات ہے کہ آج تمام دنیا کے لوگ تو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت
 میں آنے کے لئے بے چین ہوں اور ایک بد نصیب گروہ کفر و ارتداد کے گٹھے میں گور رہا ہو
 یہ بڑی عبرت کا مقام ہے۔ آئیے خدا اور تعصب چھوڑ کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت
 پر صدق دل سے اور صحیح طرح ایمان لے آئیے اور اللہ تعالیٰ کے آخری اور پسندیدہ دینہ،
 دین اسلام میں داخل ہو جائیے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مسلم عوام اور علمائے کرام نے بڑے
 خلوص اور جفاقتی سے آپ کو اصل حقائق بتاتے رہے ہیں اور پوری غیر خواہی سے دعوت اسلام
 دیتے رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ہماری مخلصانہ گزارشات کو شرف قبولیت سے نوازیں گے
 اور ہمارے ساتھ ملکر اشاعت اسلام کی اہم خدمت کا فریضہ انجام دیں گے۔ آمین۔

آرڈی ٹینس نمبر ۲

مجریمہ ۱۹۸۲ء

قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کو خلافِ اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کرنے کا آمڈی ٹینس۔

چونکہ یہ قریبی مصلحت ہے کہ قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کو خلافِ اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے۔

اور چونکہ صدر کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر زوری کا مذہبی کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

لہذا اب ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کے املاں کے بموجب آرڈیننس میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسبِ ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا ہے۔

حصہ اول ابتدائیہ

مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ

۱۔ یہ آرڈیننس قادیانی گروپ، لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلافِ اسلام سرگرمیاں (امتناع و تعزیر) آرڈیننس ۱۹۸۲ء کے نام موسوم ہوگا۔

۲۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ آرڈیننس عدالتوں کے احکام اور فیصلوں پر غالب ہوگا۔

اس آرڈیننس کے احکام کسی عدالت کے کسی حکم یا فیصلے کے باوجود مؤثر نہیں ہوں گے۔

حصہ دوم

مجموعہ تعزیرات پاکستان

(ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء کی ترمیم)

۳۔ ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں نئی دفعات

۲۹۸۔ ب۔ اور ۲۹۸۔ ج کا اضافہ

مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء میں باب ۱۵ میں دفعہ ۲۹۸ الف کے بعد جب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔ یعنی.....

۲۹۸۔ ب۔ بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے

مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا حائز استعمال

۱۔ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو "احمدی" یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعہ، خواہ زبان میں یا تحریری

یا میری نقوش کے، نہ لیے۔

الف۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیر المؤمنین، خلیفۃ المؤمنین، خلیفۃ المسلمین صحابی یا رضی اللہ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

ب۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المؤمنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان (اہل بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہل بیت کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

د۔ اپنی عبادت گاہ کو ”مسجد“ کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔
تو اسے کسی ایک قسم کی منزلت قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرنلے کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲۔ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے خواہ تہائی ہوں یا تحریری یا میری نقوش کے ذریعے اپنے مذہب میں عبادت کے لیے بنائے گئے طریقے یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی منزلت قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال ہو سکتی ہے اور وہ جرنلے کا مستوجب بھی ہوگا۔

۲۹۸۔ قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے

یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے۔

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے

ہیں، کا کوئی شخص جو بلا واسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے کسی ایک قسم کی منرائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائیگی جو تین سال تک ہو سکتی ہے، اوردہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

حصہ سوم

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء

(ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کا ترمیم

م - ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۹۹ - الف کی ترمیم

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں جس کا حوالہ بعد ازیں

مذکورہ مجموعہ کے طور پر دیا گیا ہے دفعہ ۹۹، الف میں ذیل دفعہ ۱۱ میں

الف - الفاظ اور سکتے یہ اس طبقہ کے " کے بعد الفاظ، ہند سے، توہین، حرمت اور

سکتے " اس نوعیت کا کوئی مواد جس کا حوالہ مغربی پاکستان پریس اور پبلیکیشنز

آرٹینٹس ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲ کی ذیل دفعہ (۱) کی شق (ی) میں دیا گیا ہے